جنگلات کے حقوق کا قانون

کتابچہ راهنمای

خانہ بدوش چرواہ برادریوں کےساتھ کام
کرنے والی تنظیموں کے لیے

Centre for
Pastoralism

Centre for Pastoralism

جنگلات کے حقوق کا قانون: کتابچہ راھنمای

خانہ بدوش چرواہ برادریوں کےساتھ کام کرنے والی تنظیموں کے لیے

تالیف

تشار ڈیش

ویونا موہن

تعاون

رمیش بھٹی

شوریموئی داس

امیت راٹھی

سنٹر فار پیسٹورلزم کے ذریعہ شائع کیا گیا 2021- اگست

سنٹر فار پیسٹورلزم 2021

ڈیزائن

انوجا کھوکھانی

ترمیم

چھنی بنگسوٹ

اردو ترجمہ

ڈاکٹر روف محی الدین ملک

مرکز برائے چرواہی

شاہ پور جاٹ گاؤں تیسری منزل 155

نئی دہلی 110049

www.centreforpastoralism.org

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اس دستاویز کا کاپی رائٹ CC BY-NC-SA (انتساب غیر تجارتی-ShareAlike) لائسنس کے تحت کیا گیا ہے۔

اس لائسنس کے تحت، دوسرے لوگ اس دستاویز پر غیر تجارتی طریقے سے ترمیم، موافقت یا تعمیر کر کے نئے کام تخلیق کر سکتے ہیں، ہمیں کریڈٹ دے سکتے ہیں اور اپنے کام کو انھی شرائط پر دستیاب کر سکتے ہیں۔

حمایت

روہنی نیلیکانی فلانتھروپیز

عظیم پریم جی فاؤنڈیشن

تشکر

ہم مندرجہ ذیل تنظیموں کے ذریعہ فراہم کردہ مواد اور دستاویزات کے تعاون کو تسلیم کرنا چاہتے ہیں

سہجیون

ہماچل گھمنتو پشوپالک مہاسبھا (HGPM)

مواد اور تربیتی کورسز تیار کرنے کے لیے :

نیشنل ریسورس سینٹر (SCSTRI کیمپس، بھونیشور)

قبائلی امور کی وزارت، حکومت ہند، نئی دہلی،

اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام، ایس ٹی اور ایس سی ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ،

درج فہرست ذات و قبائل ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، وسندھرا، بھونیشور

دیباچہ

اس دستاویز کا مقصد ان لوگوں کے لیے رہنمائی اور حوالہ کے طور پر کام کرنا ہے جو چرواہ برادریوں کے لیے فارسٹ رائٹس ایکٹ (ایف آر اے) کے تحت دعویٰ دائر کرنے کی سہولت میں شامل ہیں۔ یہ دستاویز ایف آر اے کے تحت کلیدی تعریفوں اور حقوق کی فہرست فراہم کرتا ہے جن کا دعویٰ دائر کرنے کے عمل کے دوران اکثر حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ یہ تصدیق اور حل کے عمل میں شامل تمام اہم حکام کی تشکیل اور کلیدی افعال بھی فراہم کرتا ہے۔ ان سبھی اہم حصوں اور کاموں کا حوالہ دینا مفید ہو گا تاکہ ایف آر اے دعوے کے عمل میں شامل ان حکام کے ساتھ احتساب کو برقرار رکھا جا سکے 'مثلاً (گرام سبھا' سب ڈویژن لیول کمیٹی' ڈسٹرکٹ لیول کمیٹی)۔یہ دستاویز دعوے دائر کرنے کے لیے درکار ثبوتوں اور نقشوں کی اقسام کی بھی وضاحت کرتا ہے۔

اور آخرپر، گجرات اور ہماچل پردیش کی کیس اسٹڈیز کے ذریعے، یہ دستاویز سہولت کاروں کو ایف آر اے کے تحت عنوانات حاصل کرنے میں درپیش پیچیدگیوں کے بارے میں حقیقی زندگی کا سیاق و سباق فراہم بھی کرتا ہے۔

چانگتھانگ، لداخ میں چانگپا چرواہ اپنے یاک کے ساتھ
تصویر کریڈٹ: رتیان مکھرجی

فہرست

01 / چرواہی اور ایف آر اے

❖ ایف آر اے کیا ہے؟ 08
❖ چرواہی اور ایف آر اے 09
❖ کلیدی تعریفیں 13

02 / ایف آر اے میں چرواہ برادریوں کے حقوق

❖ جنگلات کے حقوق کا قانون اور چرواہ برادریوں کے حقوق 16

03 حکام اور ان کی ذمہ داریاں

❖ دعوے دائر کرنے اور شناخت کرنے میں ایف آر اے کے تحت قائم کیے گئے حکام کا کردار 18
❖ گرام سبھا 20
❖ جنگلات کے حقوق کی کمیٹی (FRC) 22
❖ سب ڈویژنل سطح کی کمیٹی (SDLC) 23
❖ ضلعی سطح کی کمیٹی (DLC) 24
❖ ریاستی سطح کی نگران کمیٹی (SLMC) 25

04 دعویٰ دائر کرنے اور تعین کرنے کا عمل

❖ دعوے دائر کرنے کا عمل 28
❖ ایک سے زائد انتظامی حدود میں آنے والے علاقوں میں دعویٰ دائر کرنے کا عمل 30
❖ شواہد/ اسناد 31
❖ نقشہ بندی 36

05 شکایات و تجدید نظر (اپیل)

❖ شکایات اور اپیل 40
❖ اپیل کے عمل میں حکام کی کلیدی ذمہ داریاں 41

06 کچھ سبق آموز مثالیں۔

❖ کیس اسٹڈی I 44
❖ کیس اسٹڈی II 48

چرواہی اور جنگلات کے حقوق کا قانون (ایف آر اے)

جنگلات کے حقوق کا قانون (فارسٹ رائٹس ایکٹ2006) جنگلات میں رہنے والی برادریوں کے حقوق کو تسلیم کرتا ہے، بشمول چرواہ برادریوں کی مختلف ضروریات کے لیے جنگلات کے وسائل تک رسائی حاصل کرنا۔ اس میں معاش سمیت رہائش اور دیگر سماجی و ثقافتی ضروریات بھی شامل ہیں۔

جنگلات کے حقوق کا قانون ’ایف آر اے‘(فارسٹ رائٹس ایکٹ2006) کیا ہے؟

ہندوستان کے جنگلات لاکھوں لوگوں کا مسکن ہیں، جن میں کئی چراگاہوں کی برادریاں بھی شامل ہیں جو اپنی روزی روٹی کے لیے جنگلوں تک رسائی پر منحصر ہیں۔ پوری تاریخ میں، ان برادریوں کا جنگلوں کے ساتھ ایک قریبی اور اٹوٹ رشتہ رہا ہے۔ ان برادریوں نے اس بات کو واضح طور پر محسوس کیا کہ جنگلات ان کے وجود کے لیے کتنے اہم ہیں اور انہوں نے مشترکہ ملکیت، کمیونٹی کے اصولوں اور روحانی طریقوں کے احساس سے جنگلاتی وسائل کا انتظام کیا ہے۔ عمارتی لکڑی میں برطانیہ کی تجارتی دلچسپی جنگلات تک محدود رسائی کا باعث بنی‘ جس نے روایتی برادریوں سے ملکیت اور روایتی حقوق چھین لیے۔ یہ گزرتے وقت کے ساتھ، بہت سے لوگوں کے لیے پسماندگی اور ذریعہ معاش کے نقصان کا باعث بنا۔[1]

جنگلات کے حقوق کا قانون (ایف آر اے) انفرادی اور اجتماعی دونوں طرح کے جنگلات کے حقوق کو شامل کرتا ہے۔ انفرادی حقوق میں خود کاشت اور رہائش کے حقوق شامل ہیں۔ کمیونٹی فارسٹ رائٹس کے دائرہ کار میں وہ تمام سرگرمیاں شامل ہیں جو عوام نے روایتی طور پر جنگلات کے ساتھ ایک پائیدار رشتہ استوار کرنے کے لیے استعمال کی ہیں، بشمول چرواہی برادریوں کی طرف سے موسمی/ فصلی چرائی تک رسائی۔

” جنگلات کے حقوق کا قانون (فارسٹ رائٹس ایکٹ2006) ایک غیر معمولی قانون سازی ہے جو جنگل میں رہائش پذیر قبائلی برادریوں اور جنگل کے دیگر روایتی باشندوں کے جنگلاتی وسائل پر حقوق کو تسلیم کرتی ہے، جن پر یہ برادریاں مختلف ضروریات، بشمول معاش، رہائش اور دیگر سماجی و ثقافتی ضروریات کے لیے انحصار کرتی ھیں، ۔“ ایف آر اے کے نفاذ تک، نوآبادیاتی اور بعد کےہندوستان دونوں میں جنگلات کے انتظام کی پالیسیاں جنگلات پر منحصر برادریوں اور جنگلات کے تحفظ کے حوالے سے ان کی روایتی دانشمندی کو تسلیم نہیں کرتی تھیں۔

[1] خانہ بدوش چرواہی مغربی ہندوستان کے خشکی والے علاقوں، سطح مرتفع دکن اور ہمالیہ کے پہاڑی علاقوں میں رائج ہے۔ان میں آندھرا پردیش کے مویش چرانے والے گولن اور کروما (بھیڑ)، اروناچل پردیش کی مونا (یاک)، مالدھری، راباری (گائے، بھیڑ اور بکریاں) اور گجرات کے بھرواد (بھیڑ اور بکریاں)، کربا اور کرناٹک کا دھنگر (بھیڑ)، رائیکا/راباری (اونٹ، بھیڑ اور بکریاں) اور راجستھان کے گجر (بھینس اور بھیڑیں)، ہماچل کے گدی (بکری اور بھیڑ) اور گجر (بھینس) اور بکروال (بھیڑ اور بکری) اور جموں و کشمیر کے گجر (بھینس)۔

ہماچل پردیش کے کانگڑا میں ایک الپائن چراگاہ میں بھیڑیں چر رہی ہیں۔

فوٹو کریڈٹ : حشمت سنگھ

فارسٹ رائٹس ایکٹ شیڈولڈ ٹرائب (ST) اور دیگر روایتی جنگلات کے باشندوں (OTFD) دونوں کے حقوق کو تسلیم کرتا ہے۔ لہذا، دونوں شیڈولڈ ٹرائب اور غیر شیڈولڈ ٹرائب چرواہے ایف آر اے کے تحت حقوق تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ قانون کمیونٹی کی بنیادی ڈھانچہ جاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے جنگل کی زمین پربدلاو/ یا ڈائیورشن کے حقوق بھی فراہم کرتا ہے۔ یہ ایکٹ STs اور OTFDs کو جنگل کی زمین سے بے دخلی اور تصرف سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔

چرواہی اور جنگل کے حقوق کا (قانون (ایف آر اے

کچھ تخمینوں کےمطابق ہندوستان میں چرواہوں کی تعداد ایک کروڑسےایک کروڑ دس لاکھ کے درمیان ہے، چند دوسروے تخمینوں کےمطابق یہی تعداد ساڑھے تین کروڑ(35 ملین) تک بتائی گئی ہے ۔ جو دو سو[200] گروھوں/ برادریوں پر مشتمل ہے اور جو پانچ کروڑسے زیادہ مویشیوں کی آبادی کا انتظام کرتے ہیں۔
قبائلیوں اور دیگر جنگلات میں رہنے والوں کی طرح، زمین اور جنگلات تک چرواہوں کی رسائی بنیادی طور پر ریاستی جنگلات کے مختص جنگلات اور جنگلات کے دیگر زمروں میں یکجا ہونے سے متاثر ہوئی ہے۔ ریاستی جنگلات کی نوٹیفکیشن کی وجہ سے چرواہوں نے چراگاہوں تک روایتی رسائی اور اختیار کھو دیا ہے جیسا کہ کچ ضلع میں بنی گھاس علاقے کے میدان (محفوظ جنگل کے طور پر نشان زد کیا گیا ہے) اور ہماچل کے کانگڑا ضلع میں بارہ بنگاہل علاقہ (وائلڈ لائف سینچری کے طور پر نشان زد کیا گیا)۔

چرواہوں کی نقل و حرکت مدتی پیچیدگی کی ایک ایسی پرت کو جوڑتی ہے جس کے نتیجے میں جنگل کے حقوق کے قانون کے تحت چرواہوں کی برادریوں کے ذریعہ نسبتاً کم دعوے دائر کیے گئے ہیں۔

یہ نقل و حرکت چرواہوں کی برادریوں کو موسمی طور پر متعدد رہائش گاہوں کو استعمال کرنے اور سال کے مختلف ایام کے لیے متعدد برادریوں کے ساتھ گاؤں کی مشترکہ ملکیت کا اشتراک کرنے دیتی ہے۔ ماضی میں، چراگاہوں کے استعمال اور چرانے کے وسائل تک رسائی کا محکمہ جنگلات اعتراض کرتا رہا ہے، جوکہ چرواہوں کے ذریعہ چراگاہوں کے استعمال کو حیاتیاتی تنوع، جنگلی حیات اور دیگر ماحولیاتی خدمات کے لیے خطرے کے طور پر دیکھتا ہے۔ مؤخر الذکر مثال میں، گاؤں کی مشترکہ ملکیت

کماؤن کے جنگلاتی علاقوں میں بھیڑوں کا ریوڑ

فوٹو کریڈٹ : ایمانوئل تھیوفیلس

کچھ کے کانٹے دار جنگل میں بکریوں کے ساتھ چرواہ

فوٹو کریڈٹ : ایشان راگھونندن

اتراکھنڈ میں ون گجر چرواہوں کی بھینسیں چر رہی ہیں۔

فوٹو کریڈٹ : امیت راٹھی

دھاولپوری گھاس کے میدانوں میں کتا پہرہ دے رہا ہے۔ جبکہ دکنی بھیڑیں گھاس چر رہی ہیں

فوٹو کریڈٹ : شوریمائے ڈے

کے لیے رسہ کشی کرنے والی آباد برادریاں چراگاہوں تک چرواہوں کی رسائی کے لیے سب سے بڑی رکا وٹ ہیں۔

موسمی/ فصلی نقل و حرکت کی وجہ سے چرواہوں کے حقوق دونوں جگہوں میں عدم تحفظ کا شکار ہیں، ان کی جدوجہد کے دو پہلوؤں کے ساتھ وہ اپنے وسائل کے حقوق کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے والی دوسری برادریوں سے ممتاز ہیں۔

اول تو، چرواہوں کا رجحان علاقوں میں بارہماسی زائرین جیسا ہوتا ہے' کیونکہ وہ ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں جاتے ہیں اور عام طور پر سال کے چھے ماہ تک، اور بعض اوقات طویل عرصے تک فضای مشترک سے غائب رہتے ہیں۔ دوم ، گنجان آباد علاقوں میں، چرواہے اکثر ان زرعی برادریوں کے ساتھ ساتھ چرنے کے حقوق کا دعویٰ کرتے ہیں ،جو گاؤں کی مشترکہ ملکیت کا استعمال مختلف مقاصد کے لیے کر سکتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں، چرواہوں کو بیرونی افراد کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور آباد برادریوں کے مقابلے میں فیصلہ سازی پر ان کا سیاسی اثر و رسوخ بہت کم ہوتا ہے۔

ایف آر اے کے تحت، گرام سبھا کی سطح پر دعویٰ دائر کرنے کا عمل شروع کیا جاتا ہے۔ گرام سبھا ، چرواہ برادریوں کی نمائندگی اور شرکت کے ساتھ، ایک فاریسٹ رائٹس کمیٹی (جنگلات کے حقوق کی کمیٹی) تشکیل دے گی اور جنگلات کے حقوق کے دعوے جمع کرنے کا مطالبہ کرے گی۔ فاریسٹ رائٹس کمیٹی دعوے اور ثبوت موصول ہونے پر اسے تحریری طور پر تسلیم کرے گی، چرواہ برادریوں کے اراکین کی موجودگی میں اس کی تصدیق کرے گی اور دعویٰ شدہ علاقے کا نقشہ تیار کرے گی۔ گرام سبھا دعوؤں کے نتائج کی قرارداد پاس کرنے کے بعد اس کو سب ڈویژنل سطح کی کمیٹی (SDLC) کو بھیجے گی۔ سب ڈویژنل سطح کی کمیٹی دعوؤں پر سفارشات دے سکتی ہے اور پھر انہیں غور کے لیے ڈسٹرکٹ لیول کمیٹی (DLC) کو بھیجے گی۔ اس کے بعد ڈسٹرکٹ لیول کمیٹی حقوق کا ریکارڈ تیار کرے گی اور دعویٰداروں کو عنوانات جاری کرے گی۔ ان میں سے کسی بھی سطح (GS/SDLC/DLC) پر دعوؤں کو مسترد یا ترمیم کرنے کی صورت میں، اس کی اطلاع دعویٰداروں کو تحریری طور پر دینی ہوگی۔

اہم تشریحات

ایف آر اے کے تحت چرواہ برادریوں سے متعلق اہم تشریحات ذیل میں دی گئی ہیں:

❖ ’فاریسٹ لینڈ‘ (جنگل کی زمین)

’فاریسٹ لینڈ‘یعنی جنگلاتی زمین ایف آر اے کے سیکشن 2(d) کے مطابق، کسی بھی ایسی تفصیل کی زمین کو ظاہر کرتا ہے جو کسی بھی جنگلاتی علاقے میں آتی ہے اور اس میں غیر درجہ بند جنگلات، بغیر حد بندی والے جنگلات، موجودہ یا سمجھے جانے والے جنگلات، محفوظ جنگلات، ریزرو جنگلات، پناہ گاہیں اور قومی پارکس۔ واضح رہے کہ جنگلات کی تمام اراضی بشمول جنگلات جو محکمہ جنگلات کے ذریعہ درجشدہ ہیں اور یہاں تک کہ غیر ریکارڈ شدہ جنگل بھی ایف آر اے کا حصہ ہے۔ [2]

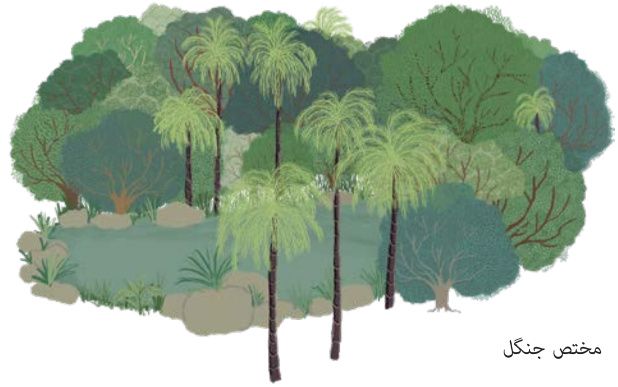

مختص جنگل

محفوظ جنگل

❖ کمیونٹی جنگلاتی وسائل

کمیونٹی جنگلاتی وسائل سے مراد گاؤں کی مروجہ یا روایتی حدود کے اندر جنگل کی زمین ہے یا چرواہ برادریوں کے معاملے میں اراضی کا فصلی استعمال، بشمول محفوظ جنگلات، ریزرو جنگلات اور محفوظ علاقے جیسے کہ پناہ گاہیں اور نیشنل پارکس جن میں کمیونٹی کو روایتی رسائی حاصل ہوتی تھی۔

نیشنل پارک

❖ جنگل میں رہائش پذیر شیڈولڈ ٹرائب

یعنی درجہ فہرست قبائل کے ارکان یا کمیونٹی جو بنیادی طور پرجنگل میں رہائش پذیر ہیں اور جو حقیقی ذریعہ معاش کی ضروریات کے لیے جنگلات یا جنگلاتی اراضی پر انحصار کرتے ہیں اور ان میں شیڈولڈ ٹرائب چرواہ برادریاں شامل ہیں۔

❖ OTFD ”دوسرے روایتی جنگل میں رہنے والے

”دوسرے روایتی جنگل میں رہنے والے“ سے مراد کوئی بھی ایسا رکن یا کمیونٹی ہے جو 13 دسمبر 2005 سے پہلے کم از کم تین نسلوں تک بنیادی طور پر رہائش پذیر ہے اور جو حقیقی معاش کی ضروریات کے لیے جنگل یا جنگلات پر انحصار کرتا ہے۔ ◆

وائلڈ لائف سینکچری۔

[2] جنگلات کی زمین کی تشریح ٹی این گوداورمن تھرملک پاڈ بمقابلہ یونین آف انڈیا کیس، 1996 میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق کی گئی ہے۔ جو کہ حکومت نے ریکارڈ کیا ہے۔

جنگلات کے حقوق کا قانون اور چرواہ برادریوں کے حقوق

ایف آر اے کے تحت کئی اہم حقوق اور ذیلی دفعات ہیں خاص طور پر چرواہ برادریوں کے لیے تاکہ وہ اپنے روایتی چرنے کے وسائل کے حقوق کا دعویٰ کریں۔

جنگلات کے حقوق کا قانون اور چرواہ برادریوں کے حقوق

ایف آر اے کے تحت کچھ اہم حقوق اور ذیلی دفعات نیچے دیئے گئے ہیں جن کا دعویٰ دائر کرنے کے عمل کے دوران اکثر حوالہ دیا جائے گا۔

❖ کمیونٹی جنگلات کے حقوق

ان حقوق میں شامل ہیں:

1. چرانا
2. ماہی گیری اور جنگلات میں آبی ذخائر تک رسائی
3. **خانہ بدوشوں اور چرواہوں کے روایتی موسمی/ فصلی** وسائل تک رسائی' ۔ **چرواہ اور خانہ بدوش کمیونٹیز کو** چراگاہوں تک رسائی حاصل ہے جو ان کی موسمی ہجرت کے راستوں پر آتے ہیں۔
4. حیاتیاتی تنوع تک رسائی
5. دانشورانہ املاک اور روایتی علم کا اجتماعی حق
6. مروجہ اور روایتی حقوق کو تسلیم کرنا
7. پائیداراستعمال کے لیے کسی بھی کمیونٹی جنگلاتی وسائل کی حفاظت، دوبارہ تخلیق یا تحفظ یا انتظام کرنے کا حق۔

ایکٹ کے سیکشن 3 کے تحت چرواہ برادریوں کے اہم حقوق :

1. (سیکشن 3 (1 (b): کمیونٹی کے حقوق یا نستار کے حقوق) آیین های نسطوری (بشمول سابقہ ریاستوں، زمینداری یا اس طرح کی درمیانی حکومتوں میں استعمال ہونے والے حقوق۔
2. (سیکشن 3 (1) (c): ملکیت کے حقوق، معمولی جنگلاتی پیداوار کو جمع کرنے، استعمال کرنے اور ٹھکانے لگانے تک رسائی جو روایتی طور پر گاؤں کی حدود کے اندر یا باہر جمع کی گئی ہے۔
3. **(سیکشن 3 (1) (d): استعمال یا استحقاق کے اجتماعی حقوق جیسے کہ مچھلی اور آبی ذخائر کی دیگر مصنوعات، چرنا (دونوں آباد یا ماورائے انسانی) اور خانہ بدوش یا چرواہی برادریوں کے روایتی موسمی وسائل تک رسائی؛**
4. (سیکشن 3 (1) (i): کسی بھی کمیونٹی جنگلاتی وسائل کی حفاظت، دوبارہ تخلیق، تحفظ، انتظام کرنے کے حقوق جس کا وہ روایتی طور پر تحفظ اور پائیدار استعمال کے لیے تحفظ کرتے رہے ہیں۔
5. (سیکشن 3 (1) (k): دانشورانہ املاک اور حیاتیاتی تنوع اور ثقافتی تنوع سے متعلق روایتی علم کا کمیونٹی حق شامل ہے۔ ◆

حکام اور ان کی ذمہ داریاں

ایف آر اے کے اندر، مختلف گورننگ باڈیز کا دعویٰ دائر کرنے اور شناخت کے عمل میں مخصوص کردار اور ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔

ایف آر اے کے تحت دعوے دائر کرنے اور شناخت کرنے میں حکام کا کردار

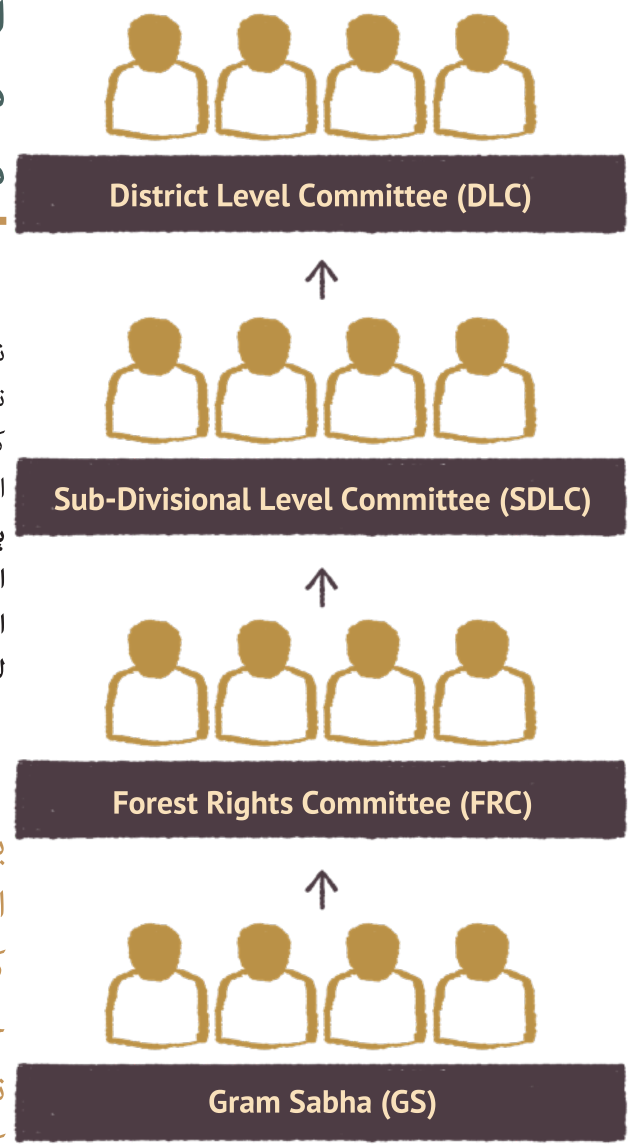

حقوق کا دعویٰ کرنے کا عمل جنگلات کے کھردرے نقشے بنانے سے شروع ہوتا ہے جو گاؤں والوں کے ذریعہ تیار کیا جاتا ہے جس میں گرام سبھا ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کے بعد زمین پر تصدیق کی جاتی ہے اور اعلی حکام کو پیش کی جاتی ہے۔ **یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ گرام سبھا کو ایف آر اے کے تحت ایک عوامی اتھارٹی کے طور پر سمجھا جاتا ہے، اور اگر اعلی حکام اس کے دعوؤں کو مسترد کرتے ہیں، تو ایسا کرنے کے لیے ٹھوس وجوہات فراہم کرنے ہوں گے۔**

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ گرام سبھا کو ایف آر اے کے تحت ایک عوامی اتھارٹی کے طور پر سمجھا جاتا ہے، اور اگر اعلی حکام اس کے دعوؤں کو مسترد کرتے ہیں، تو ایسا کرنے کے لیے ٹھوس وجوہات فراہم کرنے ہوں گے۔

سی ایف آر دعووں پر بحث کرنے کے لیے گرام سبھا کی میٹنگ

گرام سبھا (GS)

گرام سبھا (GS) کو انفرادی جنگلاتی حقوق (IFR) یا کمیونٹی فارسٹ رائٹس (CFR) یا دونوں کی نوعیت اور حد کا تعین کرنے کے عمل کو شروع کرنے کا اختیار ہے جو کمیونٹی کو دیے جا سکتے ہیں۔

❖ گرام سبھا کا انعقاد

متعلقہ چرواہ برادریوں کی نقل و حرکت اور رسائی کی ضروریات کے مطابق گرام سبھا کے انعقاد کے لیے درج ذیل حکمت عملی تجویز کی گئ ہے۔ ان طریقوں میں سے کچھ کو پہلے سے ہی پیروی کیے گئے معاملات میں کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا چکا ہے۔

- کئی چرواہ برادریاں آباد دیہاتوں کے رہائشی ہیں اور موسمی طور پر چرنے کے لیے ہجرت کرتے ہیں۔ ایسے حالات میں، گرام سبھا اور ایف آر سی ان کی رہائش گاہ کے گاؤں میں تشکیل دی جا سکتی ہے، جہاں وہ جنگلات کے حقوق کے دعوے دائر کر سکتے ہیں۔ یہ غور کرنا چاہیے کہ چرواہ برادریاں رہائشی دیہاتوں میں دوسری برادریوں کے ساتھ رہ سکتے ہیں اور اس لیے ضروری ہے کہ گرام سبھا کی تشکیل چرواہ برادریوں کی مناسب نمائندگی کے ساتھ کی جائے۔
- خانہ بدوش اور نیم خانہ بدوش چرواہ کمیونٹی جو رہائش کی جگہ سے باہر کافی وقت گزارتی ہیں وہ گاؤں/ بستیوں میں جہاں وہ جنگلات تک رسائی حاصل کر رہے ہیں مقامی کمیونٹیز کی گرام سبھا میں حصہ لے سکتے ہیں۔

❖ گرام سبھا کے کام (ذمہ داریاں)

گرام سبھا ایف آر اے کے تحت حقوق کا دعویٰ کرنے کے عمل کی قیادت کرتی ہے۔ یہ عمل جنگلات کے حقوق کی حد اور نوعیت کا تعین کرکے اور جنگلات کے حقوق کی کمیٹی (FRC) کے قیام سے شروع کیا جاتا ہے، جس کے بعد ایف آر سی کے فیصلوں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ چونکہ گروہ ھای چرواہی بالعموم سال کے ایک بڑے حصے میں عام لوگوں سے غائب رہتے ہیں، اس لیے گرام سبھا اور FRC کو ایف آر اے دعوے کے عمل میں چرواہی برادریوں (ان کے نمائندوں یا ان کے روایتی اداروں) کی شرکت کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کرنے کا پابند بنایا گیا ہے۔

گرام سبھا کے کام (ذمہ داریاں) درج ذیل ہیں :

1. مخصوص گرام سبھا کے باشندے جنگل میں رہنے والوں کے (جنگل کے) حقوق کی نوعیت اور حد کا تعین کریں۔
2. اس سے متعلق دعوؤں کی درخواست موصول کریں اور ان کی سماعت کریں؛
3. جنگل کے حقوق کے دعویٰداروں کی ایک فہرست تیار کریں اور ایک رجسٹر کو برقرار رکھیں جس میں دعویٰداروں اور ان کے دعوؤں کی تفصیلات شامل ہوں؛
4. دلچسپی رکھنے والے افراد اور متعلقہ حکام کو مناسب موقع دینے کے بعد جنگلات کے حقوق سے متعلق دعوؤں پر ایک قرارداد پاس کریں اور اسے سب ڈویژنل سطح کی کمیٹی کو بھیجیں۔

گرام سبھا FRA کے تحت حقوق کے دعوں کے عمل کی قیادت کرتی ہے۔ یہ عمل جنگلات کے حقوق کی حد اور نوعیت کا تعین کرکے اور FRC کے قیام سے شروع کیا جاتا ہے، جس کے بعد FRC کے فیصلوں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

5. ایکٹ کے سیکشن 5 کی دفعات پر عمل درآمد کے لیے اپنے اراکین میں سے جنگلی حیات، جنگلات اور حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کے لیے کمیٹیاں تشکیل دیں۔
6. شق (e) کے تحت تشکیل کردہ FRC کی نگرانی کریں جو کمیونٹی جنگلاتی وسائل کے تحفظ اور انتظامی منصوبہ تیار کرے گا تاکہ جنگل میں رہائش پذیر شیڈولڈ ٹرائب اور دیگر روایتی جنگلات کے باشندوں کے فائدے کے لیے ایسے کمیونٹی جنگلاتی وسائل کو پائیدار اور مساوی طریقے سے منظم کیا جا سکے۔
7. گرام سبھا مندرجہ بالا تحفظ اور انتظامی منصوبوں کو محکمہ جنگلات کے مائیکرو، ورکنگ یا مینجمنٹ پلانز کے ساتھ اس طرح کی ترمیمات کے ساتھ مربوط کرے گا جو کمیٹی کے لیے ضروری سمجھے جائیں۔
8. اجازت نامہ عبور و مرور (ٹرانزٹ پرمٹ) کے اجراء، پیداوار کی فروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی کے استعمال، یا انتظامی منصوبوں میں ترمیم سے متعلق کمیٹی کے تمام فیصلوں کی منظوری دیں۔

جنگلات کے حقوق کی کمیٹی (FRC)

❖ یہ کیسے تشکیل پاتی ہے؟

1. گرام پنچایت کے ذریعہ گرام سبھا بلائی جائے گی اور اس کی پہلی میٹنگ میں، وہ اپنے اراکین میں سے ایک کمیٹی منتخب کرے گی جس میں کم از کم دس افراد ‘ اور زیادہ سے زیادہ پندرہ افراد ہوں گے. ایف آر سی کے اراکین کے طور پر۔ کم از کم دو تہائی ارکان درج فہرست قبائل کے ہوں گے بشرطیکہ
   - ایسے اراکین میں سے کم از کم ایک تہائی خواتین ہوں گی۔
   - جہاں کوئی درج فہرست قبائل نہیں ہیں، ایسے اراکین میں سے کم از کم ایک تہائی خواتین ہوں گی۔

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ ایسے خطوں میں جہاں ST کی آبادی نہیں ہے جیسا کہ بہت سی چرواہی برادریوں کے معاملے میں ہوسکتا ہے ، ایف آر سی کی تشکیل کی جا سکتی ہے۔ لہٰذا، ان علاقوں میں جہاں ST کی آبادی نہیں ہے، ایف آر سی کو ان چرواہی برادریوں کے ساتھ تشکیل دیا جائے جو OTFD زمرے سے بھی تعلق رکھتے ہوں۔

2. ایف آر سی ایک چیئرپرسن اور سیکرٹری کے بارے میں فیصلہ کرے گی اور یہ تفصیلات سب ڈویژنل سطح کی کمیٹی کو فراہم کرے گی۔ جب ایف آر سی کا کوئی رکن از خود انفرادی جنگلاتی حق کا دعویٰدار ہو، تو وہ کمیٹی کو مطلع کرے گا اور جب اس کے دعوے پر غور کیا جائے گا تو وہ تصدیقی کارروائی میں حصہ نہیں لے گا۔

❖ جنگلات کے حقوق کی کمیٹی کے افعال (ذمہ داریاں)

- ایف آر اے کے قاعدہ 11 (2) کے تحت، ایف آر سی گرام سبھا کے کاموں میں اس کی مدد کرے گی ’مثلاً :
  1. مخصوص فارم میں اس طرح کے دعوؤں کی حمایت میں دعوے اور ثبوت وصول کرنا، تسلیم کرنا اور برقرار رکھنا؛
  2. نقشے سمیت دعوؤں اور شواہد کا ریکارڈ تیار کرنا۔
  3. جنگل کے حقوق کے دعویٰداروں کی فہرست تیار کرنا؛
  4. دعوؤں کی تصدیق کرنا جیسا کہ ان قواعد میں فراہم کیا گیا ہے۔
  5. دعوے کی نوعیت اور حد کے بارے میں غور کے لیے اپنے نتائج گرام سبھا کے سامنے پیش کرنا۔

- موصول ہونے والے ہر دعوے کو ایف آر سی کے ذریعہ تحریری طور پر تسلیم کیا جائے گا۔ ایف آر سی گرام سبھا کی جانب سے فارم B میں کمیونٹی فارسٹ کے حقوق اور فارم C میں سیکشن 3 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (i) کے تحت کمیونٹی جنگلاتی وسائل پر حق کے دعوے بھی تیار کرے گی‘ جیسا کہ اس قانون) قواعد(کے ضمیمہ (I) میں فراہم کیا گیا ہے۔

سب ڈویژنل سطح کی کمیٹی (SDLC)

سب ڈویژنل سطح کی کمیٹی (SDLC) اور ضلعی کمیٹی (DLC) جنگلات کے حقوق کی رجسٹریشن اور جنگلات کے حقوق کے اندراج کے لیے ذمہ دار ہیں۔ ایس ڈی ایل سی کو گرام سبھا کے ذریعہ جمع کرائے گئے دعوؤں پر سفارشات وصول کرنے اور جانچنے کی ذمہ داری ہے- ایس ڈی ایل سی حقوق کا ایک مسودہ (ریکارڈ) تیار کرتی ہے، تاکہ منظوری کے لیے ضلعی کمیٹی کے پاس جمع کروایے۔ سب ڈویژنل سطح کی کمیٹی اور ضلعی کمیٹی حقوق کے عنوانات اور ریکارڈ تیار کرنے کے دعوے کی کارروائی کا حصہ ہیں۔ ایس ڈی ایل سی کو گرام سبھا کے ذریعہ جمع کرائے گئے دعوؤں پر سفارشات وصول کرنے اور جانچنے کی ذمہ دارای ہے۔ سب ڈویژنل سطح کی کمیٹی حقوق کا ایک مسودہ ریکارڈ تیار کرتی ہےتاکہ منظوری کے لیے ضلعی کمیٹی کو جمع کراے۔

❖ ایس ڈی ایل سی کا ڈھانچہ/تشکیل

ایس ڈی ایل سی ریاستی حکومت کی طرف سے مندرجہ ذیل اراکین کے ساتھ تشکیل دی جاتی ہے :

- سب ڈویژنل آفیسر یا اس کے مساوی افسر - **چیئرپرسن؛**
- سب ڈویژن یا اس کے مساوی افسر کا انچارج **فارسٹ آفیسر؛**
- بلاک یا تحصیل سطح کی پنچایتوں کے **تین ممبران جو ضلع پنچایت کے** ذریعہ نامزد کیے جائیں گے۔ (1) ان میں سے کم از کم دو اراکین کا تعلق ST زمرہ سے ہونا چاہیے اور ترجیحاً جنگلات کے رہنے والے یا PVTGs ہونے چاہئیں۔ (2) ان خطوں میں جہاں STs نہیں ہیں، دو ممبران کا تعلق OTFD زمرہ سے ہونا چاہیے اور ان میں سے ایک عورت ہونی چاہیے۔ (3) ایسے علاقوں میں جو آئین کے چھٹے شیڈول کے تحت آتے ہیں، تینوں ممبران کو خود مختار ضلع کونسل یا علاقائی کونسل کے ذریعے نامزد کیا جانا چاہیے اور ان میں سے کم از کم ایک خاتون ہونی چاہیے۔
- **قبائلی بہبود** کے محکمے کا ایک **افسر جو سب ڈویژن کا انچارج ہو۔** یا جہاں ایسا افسر دستیاب نہ ہوتو قبائلی امور کا انچارج کوئی بھی افسر۔

❖ ایس ڈی ایل سی کے فرائض

1. جنگل کے باسیوں میں ایکٹ اور قواعد کے تحت طے شدہ مقاصد اور طریقہ کار کے بارے میں بیداری پیدا کرنا؛
2. گرام سبھا یا ایف آر سی کی طرف سے مطلوب معلومات اور ریکارڈ فراہم کرنا اور اگر ضرورت ہو تو کسی مجاز افسر کے ذریعے اس کی وضاحت کی سہولت فراہم کرنا۔
3. گرام سبھا یا ایف آر سی کو جنگلات اور محصولات کے نقشے اور انتخابی فہرستیں فراہم کرنا؛
4. اس بات کو یقینی بنانا کہ گرام سبھا کی میٹنگز آزادانہ، کھلے اور منصفانہ انداز میں منعقد کی جائیں۔
5. دعویٰداروں کے لیے دعوؤں کے فارمیٹ کی آسان اور مفت دستیابی کو یقینی بنانا جیسا کہ ان قواعد کے ضمیمہ I (فارم A, B اور C) میں فراہم کیا گیا ہے۔
6. متعلقہ گرام سبھا کی تمام قراردادیں جمع کرنا۔
7. گرام سبھا کے فراہم کردہ نقشوں اور تفصیلات کو یکجا کرنا۔
8. دعوؤں کی صداقت کا تعین کرنے کے لیے گرام سبھا کی قراردادوں اور نقشوں کی جانچ کرنا۔
9. کسی بھی طرح کے جنگل کے حقوق کی نوعیت اور حد کے بارے میں گرام سبھا کے درمیان تنازعات کو سننا اور فیصلہ کرنا؛
10. انٹر سب ڈویژنل دعوؤں کے لیے دیگر ایس ڈی ایل سی کے ساتھ رابطہ قائم کرنا؛
11. مجوزہ جنگلات کے حقوق کا بلاک یا تحصیل وار مسودہ ریکارڈ حکومتی ریکارڈ کی مصالحت کے بعد تیار کرنا۔
12. سب ڈویژنل آفیسر کے ذریعے مجوزہ جنگلاتی حقوق کے مسودے کے ریکارڈ کے ساتھ دعوے حتمی فیصلے کے لیے ضلعی سطح کی کمیٹی کو بھیجنا۔

ضلعی سطح کی کمیٹی (DLC)

ڈی ایل سی دعوے کی منظوری کے لیے اعلیٰ ترین اتھارٹی ہے۔ ڈی ایل سی، ایس ڈی ایل سی کے ذریعے جمع کرائے گئے حقوق کا مسودہ ریکارڈ حاصل کرتی ہے اور اس کی جانچ کرتی ہے۔ دعوے کی منظوری کے بعد، DLC حقوق کا حتمی ریکارڈ بنائے گی اور دعویٰدار برادری میں دعوؤں کے عنوانات تقسیم کرے گا۔

❖ ڈی ایل سی کا ڈھانچہ /تشکیل

ڈی ایل سی ریاستی حکومت کی طرف سے درج ذیل اراکین کے ساتھ تشکیل دی جاتی ہے :

1. ڈسٹرکٹ کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر - **چیئرپرسن؛**
2. **متعلقہ ڈویژنل فارسٹ آفیسر** یا متعلقہ ڈپٹی کنزرویٹر آف فاریسٹ؛
3. **ضلع پنچایت کے تین ممبران جن کو ضلع پنچایت نامزد کرے گی۔** (1) ان میں سے کم از کم دو ممبران کا تعلق ST زمرہ سے ہونا چاہیے اور ترجیحاً جنگل میں رہنے والے یا PVTGs ہونے چاہئیں۔ (2) ان خطوں میں جہاں STs نہیں ہیں، دو ممبران کا تعلق OTFD زمرہ سے ہونا چاہیے اور ان میں سے ایک عورت ہونی چاہیے۔ (3) ایسے علاقوں میں جو آئین کے چھٹے شیڈول کے تحت آتے ہیں، تین ممبران خود مختار ضلع کونسل یا علاقائی کونسل کے ذریعے نامزد کیے جائیں اور ان میں سے کم از کم ایک خاتون ہونی چاہیے۔
4. **قبائلی بہبود کے محکمے کا ایک افسر جو ضلع** کا انچارج ہو یا جہاں ایسا افسر دستیاب نہ ہوتو قبائلی امور کا انچارج کوئی بھی افسر۔

گجرات میں کمیونٹی فارسٹ رائٹس قائم کرنے کے لیے ڈی ایل سی کا اجلاس

❖ ڈی ایل سی کے فرائض/کام کاج

1. اس بات کو یقینی بنانا کہ قاعدہ 6 کی شق (b) کے تحت مطلوبہ معلومات گرام سبھا یا ایف آر سی کو فراہم کر دی گئی ہیں۔
2. ایکٹ کے مقاصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا تمام دعوے، خاص طور پر قدیم قبائلی گروہوں، چرواہوں اور خانہ بدوش قبائل کے، حل کیے گئے ہیں۔
3. ایس ڈی ایل سی کے تیار کردہ جنگلات کے حقوق کے دعوؤں اور ریکارڈ پر غور کرنا اور آخر میں منظوری دیں؛
4. بین الاضلاعی دعوؤں کے حوالے سے دوسرے اضلاع کے ساتھ رابطہ قائم کرنا۔
5. متعلقہ سرکاری ریکارڈ میں جنگلات کے حقوق کو شامل کرنے کے لیے ہدایات جاری کرنا ؛بشمول حقوق کا ریکارڈ؛ جنگلات کے حقوق کے ریکارڈ کی اشاعت کو یقینی بنانا۔
6. اس بات کو یقینی بنانا کہ ایکٹ کے تحت جنگل کے حقوق اور عنوان کے ریکارڈ کی ایک مصدقہ کاپی، جیسا کہ ان قواعد کے ضمیمہ II اور III میں بیان کیا گیا ہے، متعلقہ دعویٰداروں اور گرام سبھا کو بالترتیب فراہم کی گئی ہیں۔
7. اس بات کو یقینی بنانا کہ ایکٹ کے تحت کمیونٹی فارسٹ ریسورس اور ٹائٹل کے حق کے ریکارڈ کی ایک مصدقہ کاپی، جیسا کہ ان قواعد کے ضمیمہ IV میں بیان کیا گیا ہے، متعلقہ گرام سبھا یا کمیونٹی کو فراہم کیا گیا ہے جس کے کمیونٹی جنگلاتی وسائل پر حقوق کو سیکشن 3 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (i) کے تحت تسلیم کیا گیا ہے۔

ریاستی سطح کی نگران کمیٹی (SLMC)

ریاستی سطح کی نگران کمیٹی ریاست میں ایف آر اے کے نفاذ کی نگرانی کے لیے ریاستی سطح کی اتھارٹی ہے۔ ایس ایل ایم سی کی سربراہی چیف سکریٹری کرتے ہیں، اس میں قبائلی بہبود، مال ، جنگلات، پنچایتی راج کے سکریٹریز بطور ممبر، اور قبائلی مشاورتی کونسل کے اراکین ہوتے ہیں۔

❖ ریاستی سطح کی نگراں کمیٹی SLMC کی تشکیل

1. **چیف سیکرٹری** - چیئرپرسن؛
2. **سیکرٹری، ریونیو ڈیپارٹمنٹ** - ممبر؛
3. **سیکریٹری، قبائلی یا سماجی بہبود کا محکمہ** - رکن؛
4. **سیکریٹری، محکمہ جنگلات** - رکن؛
5. **سکریٹری، پنچایتی راج** - رکن؛
6. **پرنسپل چیف کنزرویٹر آف فاریسٹ** - ممبر؛
7. **قبائلی مشاورتی کونسل کے تین ممبر (درج فہرست قبائل میں سے)** ، جن کو قبائلی مشاورتی کونسل کے چیئرپرسن کے ذریعہ نامزد کیا جائے اور جہاں قبائلی مشاورتی کونسل نہیں ہے،وہاں ریاستی حکومت کے ذریعہ نامزد کردہ تین درج فہرست قبائل کے اراکین؛
8. کمشنر، قبائلی بہبود یا اس کے مساوی جو ممبر سکریٹری ہوگا۔

❖ ریاستی سطح کی نگراں کمیٹی (SLMC)کے فرائض/کام کاج

1. جنگلات کے حقوق کو تسلیم کرنے اور ان کی تقسیم کے عمل کی نگرانی کے لیے معیار اور علامات بنانا۔
2. ریاست میں جنگلات کے حقوق کو تسلیم کرنے، تصدیق کرنے اور ان کی تصدیق کے عمل کی نگرانی کرنا۔
3. جنگلات کے حقوق کو تسلیم کرنے، تصدیق کرنے اور ان کی تصدیق کے عمل کی نگرانی کے لیے تین ماہ میں کم از کم ایک بار نشست کا انعقاد کرنا،
4. زمینی سطح کی تحقیق اور جنگلات کے حقوق کی تصدیق پر غور کرنا اور ان کو حل کرنا، زمینی سطح کے مسائل پر غور کرنا اور ان کو حل کرنا،
5. دعوؤں کی حیثیت کے بارے میں ان کی تشخیص پر مرکزی حکومت کو ان قواعد میں ضمیمہ V کے طور پر منسلک فارمیٹ میں سہ ماہی رپورٹ پیش کرنا۔ ایس ایل ایم سی کو ایکٹ کے تحت درکار اقدامات کی تعمیل اور منظور شدہ دعوؤں کی تفصیلات بھی جمع کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی دعویٰ مسترد کر دیا گیا ہے تو اس کی وجوہات بھی پیش کرنی ہوں گی۔ نیز، تمام زیر التواء دعوؤں کی حیثیت بھی جمع کرانا ضروری ہے۔
6. نوٹس کی وصولی پر جیسا کہ ایکٹ کے سیکشن 8 میں بتایا گیا ہے، متعلقہ حکام کے خلاف ایکٹ کے تحت مناسب کارروائی کرنا؛
7. ایکٹ کے سیکشن 4 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت دوبارہ آبادکاری کی نگرانی کرنا؛
8. خاص طور پر، سیکشن 3 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (m) اور سیکشن 4 کی ذیلی دفعہ (8) میں موجود دفعات کی تعمیل کی نگرانی کرنا ◆

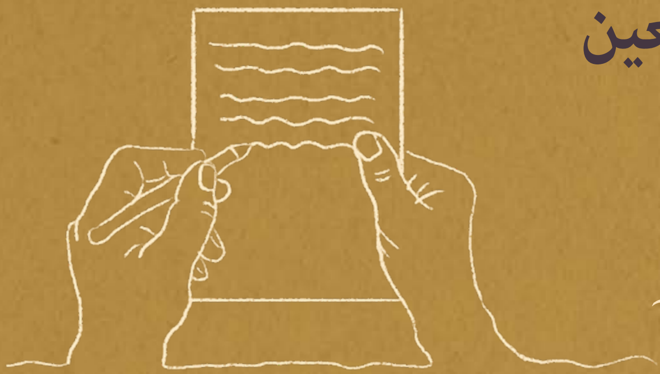

دعوے دائر کرنے اور تعین کرنے کا عمل

چرواہ برادریوں کے لیے ایف آر اے کے تحت
دعوے دائر کرنے اور منظوری حاصل کرنے کا مرحلہ
وار طریقہ کار۔

دعوے دائر کرنے کا عمل۔

مرحلہ 01

گرام سبھا ایف آر سی تشکیل دے گی اور جنگلات کے حقوق کے دعوے جمع کرانے کا مطالبہ کرے گی۔ یہاں، گرام سبھا کو چرواہ برادریوں کی نمائندگی اور شرکت کو یقینی بنانا چاہیے۔

مرحلہ 02

ایف آر سی دعوؤں کے ساتھ ساتھ اس طرح کے دعوؤں کی حمایت میں ثبوت وصول ، تسلیم اور اسے مرتب/ محفوظ کرے گی۔ ان دعوؤں کے دائر کرنے میں چرواہ برادریوں کی نقل مکانی کے راستوں پر غور کرنا چاہیے۔

مرحلہ 03

ایف آر سی دعوؤں کی تصدیق جنگلات اور محصولات محکموں کے نمائندوں کے همراہ کرے گی۔ یہاں، ایف آر سی کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ دعوؤں کی تصدیق چرواہ برادری کے اراکین کی موجودگی میں کی جائے۔ ایک نقشہ جو علاقے کی وضاحت کرتا ہو۔ دعوے کے ضمیمہ کے طور پر تیار کرنے کی ضرورت ہے

مرحلہ 04

گرام سبھا دعوؤں کی نوعیت اور حد کے بارے میں ایف آر سی کے ذریعہ پیش کردہ گزارشات / نتائج پر غور کرے گی۔ اس کے بعد گرام سبھا ان تمام دعوؤں پر ایک قرارداد پاس کرے گی جو ایس ڈی ایل سی کو بھیجے جائیں گے۔

مرحلہ
05

: ایس ڈی ایل سی
دعوؤں کی جانچ
کرے گی اور جنگلات
کے حقوق کا مسودہ
ریکارڈ تیار کرے
گی۔ اس مسودہ کو
پھر ڈی ایل سی کو
بھیج دیا جائے گا۔

مرحلہ
06

: ضلعی سطح کی کمیٹی ایس ڈی ایل سی کی سفارشات کا جائزہ لے گی اور جنگلات کے حقوق کا حتمی ریکارڈ بنائے گی۔ اس کے بعد ڈی ایل سی دعویٰداروں کو عنوانات جاری کرے گی۔ ایس ڈی ایل سی اور ڈی ایل سی سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ دعوے دائر کرنے والی چرواہ برادریوں کی حمایت میں ایک فعال کردار ادا کریں گے

مرحلہ
07

عمل کے کسی بھی مرحلے (گرام سبھا/سب ڈویژن سطح کی کمیٹی ./ضلع سطح کی کمیٹی) میں دعویٰ کو مسترد یا تبدیل کرنے کی صورت میں دعویداروں کو تحریری طور پر اس کی معلومات فراہم کرنی ہوگی۔ کسی بھی شکایت کی صورت میں، اپیل کی درخواستوں کی سماعت ہونی چاہیے۔

چرواہ برادریوں کو اپنے روایتی ھجرت کے راستوں پر کہاں دعوے دائر کرنے چاہئیں جن کے انتظامی اور علاقائی حدود مختلف ہو سکتے ہیں؟

کسی حد تک چرواہ برادریوں کے دعوؤں کا دائر کرنا ان کی ہجرت کے انداز اور اسی طرح ان کی گرام سبھا کی تشکیل پر منحصر ہوگا۔ اکثر چرواہ برادریوں کو دعوؤں کے دائر کرنے میں مندرجہ ذیل تین منظرناموں کا سامنا ہوتا ہے، اگرچہ یہ حتمی نہیں ہے۔

اضلاع کی حدود کے اندر دعوے رکھنے والی چرواہ برادریاں اکثر چارے تک رسائی کے لیے دو یا اس سے زیادہ گرام پنچایتوں کے درمیان منتقل ہوتی ہیں۔ ایسے میں، چرواہے اپنے رہائشی گاؤں کی گرام سبھاوں میں اپنا دعویٰ دائر کر سکتے ہیں۔ DLC دیگر گرام سبھاوں میں سے ہر ایک کے ساتھ دعوے دائر کرنے میں سہولت فراہم کرے گی جن کے دائرہ اختیار میں متعلقہ چرواہان اپنے جانور چراتے ہیں۔ (قاعدہ 2 (12B)۔ یہ چرواہی برادریوں اور متعلقہ گرام سبھا کے ساتھ مشاورت کر کے کیا جا سکتا ہے۔ سب ڈویژنل حدود میں آنے والے معاملات کے حوالے سے، SDLCs کو دعویٰ کے عمل کو مربوط کرنے کی ضرورت ہے (قاعدہ 6 (h))۔

ایک ریاست کے اندر ایک سے زیادہ اضلاع میں چرنے اور موسمی رسائی کے دعوے رکھنے والی چرواہ برادریاں اپنے رہائشی گاؤں کی گرام سبھا میں اپنے دعوے دائر کر سکتی ہیں۔ ایسے معاملات میں، متعلقہ ضلع کی DLC متعلقہ گرام سبھا کے سامنے دعوے دائر کرنے میں سہولت فراہم کرے گی۔(قاعدہ 2)(12B) اور بین

اضلاع کی حدود کے اندر دعوے رکھنے والی چرواہ برادریاں اکثر چارے تک رسائی کے لیے دو یا اس سے زیادہ گرام پنچایتوں کے درمیان منتقل ہوتی ہیں۔ ایسے میں، چرواہے اپنے رہائشی گاؤں کی گرام سبھاوں میں اپنا دعویٰ دائر کر سکتے ہیں۔

الاضلاعی دعوؤں کے بارے میں دیگر DLCs کے ساتھ ہم آہنگی کرے گی (قاعدہ 8 (e))۔ یہ دعوؤں کی جانچ اور کارروائی کے لیے متعلقہ DLC کی مشترکہ میٹنگ کے ذریعےطے کیا جا سکتا ہے۔ایسے معاملات میں جس ڈی ایل سی کے دائرہ اختیار میں گرام سبھا آتی ہو دوسری متعلقہ ڈی ایل سی کے ساتھ میٹنگ بلانی چاہیے۔

متعدد ریاستوں میں چرنے اور موسمی رسائی کے دعوے رکھنے والی چرواہ برادریاں اپنے رہائشی گاؤں کی گرام سبھا میں اپنے دعوے دائر کر سکتی ہیں۔ ایسے معاملات میں، متعلقہ رہائشی/اصل ضلع کی ڈی ایل سی متعلقہ گرام سبھا (قاعدہ 2(12B)) کے سامنے دعوے دائر کرنے میں سہولت

فراہم کرے گی اور بین الاضلاعی دعوؤں کے سلسلے میں دیگر DLC کے ساتھ تال میل کرے گی (رول 8 (e))۔ یہ دعوؤں کی جانچ اور کارروائی کے لیے متعلقہ DLCs کی مشترکہ میٹنگ کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔چونکہ اس طرح کے دعوے متعدد ریاستوں میں آتے ہیں اسلیے DLC کو SLMC سے تعاون طلب کرنا چاہیے۔ بین ریاستی دعوؤں کو تسلیم کرنے کے لیے SLMC کو دیگر ریاستی حکومتوں اور SLMCs کے ساتھ تال میل کرنا چاہیے۔

شواہد/اسناد

قواعد کا سیکشن 13 واضح طور پر ثبوتوں کی ان اقسام کی فہرست فراہم کرتا ہے جنہیں دعویٰ دائر کرنے کے دوران قبول کیا جانا چاہیے۔ مذکور شواہد کی چند بڑی اقسام، جو چرواہوں کے حوالے سے خاص اہمیت کی حامل ہو سکتی ہیں، یہ ہیں :

1. سرکاری ریکارڈ (گزٹیئر اور ورکنگ پلان)، چرواہی برادریوں کے پاس دستیاب ریکارڈ (مثال کے طور پر بمطابق فارسٹ رائٹس ایکٹ، 13 (2)(a) چرنے کے اجازت نامے، نستار - وغیرہ)، معروف تحقیقی اداروں کی رپورٹس، نقشے، مردم شماری جس میں جنگل کی زمین کی چرواہی برادریوں کی روایتی رسائی اور استعمال کے بارے میں کوئی معلومات ہو۔
2. (کمیونٹی کے بزرگوں کے بیانات (13(1) (i))۔
3. جسمانی ثبوت، مثال کے طور پر، جیسا کہ 13 (2) (b) میں بیان کیا گیا ہے - 'روایتی چراگاہیں... انسانوں یا مویشیوں کے استعمال کے لیے پانی کے ذرائع وغیرہ
4. سابقہ اراضی کے دستاویزات میں مذکور افراد کے شجرہ نسب کا سراغ لگانا یا ان کو تسلیم کیا گیا ہے کہ وہ پہلے کے عرصے میں گاؤں کے جائز رہائشی تھے؛ (13 (h)۔

ثبوت و شواہد کا نمونہ ذیل میں دیا گیا ہے :

- کام کرنے کے منصوبے (ورکنگ پلانز)
- چرائی ٹیکس کی رسیدیں
- بادشاہوں/سلطانوں کے اجازت نامے
- BCPs

THE

WORKING PLAN

FOR THE

SAHARANPUR FOREST DIVISION

WESTERN CIRCLE, U. P.

1959-60 to 1963-64

COMPILED IN THE WORKING PLANS CIRCLE

BY

C. B. SINGH

Deputy Conservator of Forests, Uttar Pradesh

UNDER THE DIRECTION OF

S. M. SIBTAIN

Conservator of Forests, Working Plans and Research Circle, Uttar Pradesh

ALLAHABAD:

SUPERINTENDENT, PRINTING AND STATIONERY, UTTAR PRADESH (INDIA)

1963

سہارنپور فاریسٹ ڈویژن کے لیے ورکنگ پلان دستاویز کا

احاطہ، *1963,64 1959,60 - 1963,64*

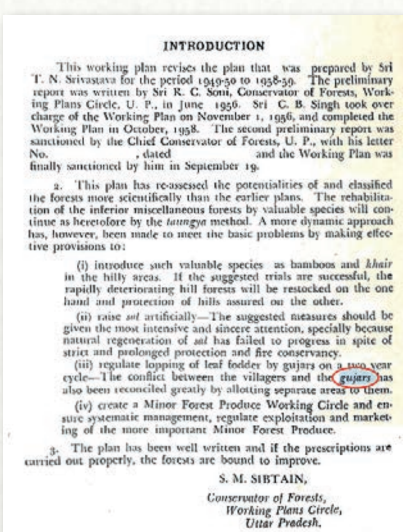

INTRODUCTION

This working plan revises the plan that was prepared by Sri T. N. Srivastava for the period 1949-50 to 1958-59. The preliminary report was written by Sri R. C. Soni, Conservator of Forests, Working Plans Circle, U. P., in June 1956. Sri C. B. Singh took over charge of the Working Plan on November 1, 1956, and completed the Working Plan in October, 1958. The second preliminary report was sanctioned by the Chief Conservator of Forests, U. P., with his letter No. , dated and the Working Plan was finally sanctioned by him in September 19.

2. This plan has re-assessed the potentialities of and classified the forests more scientifically than the earlier plans. The rehabilitation of the inferior miscellaneous forests by valuable species will continue as heretofore by the *taungya* method. A more dynamic approach has, however, been made to meet the basic problems by making effective provisions to:

(i) introduce such valuable species as bamboos and *khair* in the hilly areas. If the suggested trials are successful, the rapidly deteriorating hill forests will be restocked on the one hand and protection of hills assured on the other.

(ii) raise *sal* artificially—The suggested measures should be given the most intensive and sincere attention, specially because natural regeneration of *sal* has failed to progress in spite of strict and prolonged protection and fire conservancy.

(iii) regulate lopping of leaf fodder by gujars on a two year cycle—The conflict between the villagers and the gujars has also been reconciled greatly by allotting separate areas to them.

(iv) create a Minor Forest Produce Working Circle and ensure systematic management, regulate exploitation and marketing of the more important Minor Forest Produce.

3. The plan has been well written and if the prescriptions are carried out properly, the forests are bound to improve.

S. M. SIBTAIN,

Conservator of Forests,
Working Plans Circle,
Uttar Pradesh.

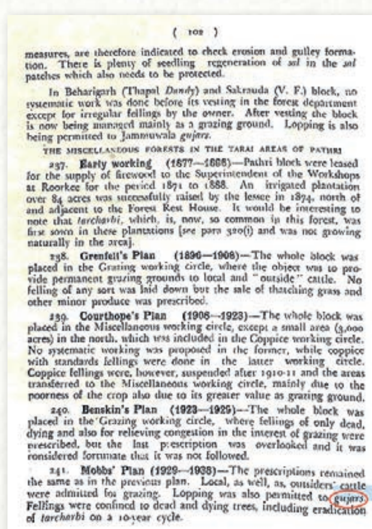

(102)

measures, are therefore indicated to check erosion and gulley formation. There is plenty of seedling regeneration of *sal* in the *sal* patches which also needs to be protected.

In Beharigarh (Thapal *Dandy*) and Sakrauda (V. F.) block, no systematic work was done before its vesting in the forest department except for irregular fellings by the owner. After vesting the block is now being managed mainly as a grazing ground. Lopping is also being permitted to Jammuwala *gujars*.

THE MISCELLANEOUS FORESTS IN THE TARAI AREAS OF PATHRI

237. **Early working (1877—1888)**—Pathri block were leased for the supply of firewood to the Superintendent of the Workshops at Roorkee for the period 1871 to 1888. An irrigated plantation over 84 acres was successfully raised by the lessee in 1874, north of and adjacent to the Forest Rest House. It would be interesting to note that *tarcharbi*, which, is, now, so common in this forest, was first sown in these plantations [see para 320(i) and was not growing naturally in the area].

238. **Grenfell's Plan (1896—1906)**—The whole block was placed in the Grazing working circle, where the object was to provide permanent grazing grounds to local and "outside" cattle. No felling of any sort was laid down but the sale of thatching grass and other minor produce was prescribed.

239. **Courthope's Plan (1906—1923)**—The whole block was placed in the Miscellaneous working circle, except a small area (3,000 acres) in the north, which was included in the Coppice working circle. No systematic working was proposed in the former, while coppice with standards fellings were done in the latter working circle. Coppice fellings were, however, suspended after 1910-11 and the areas transferred to the Miscellaneous working circle, mainly due to the poorness of the crop also due to its greater value as grazing ground.

240. **Benskin's Plan (1923—1929)**—The whole block was placed in the Grazing working circle, where fellings of only dead, dying and also for relieving congestion in the interest of grazing were prescribed, but the last prescription was overlooked and it was considered fortunate that it was not followed.

241. **Mobbs' Plan (1929—1938)**—The prescriptions remained the same as in the previous plan. Local, as well, as, outsiders' cattle were admitted for grazing. Lopping was also permitted to gujars. Fellings were confined to dead and dying trees, including eradication of *tarcharbi* on a 10-year cycle.

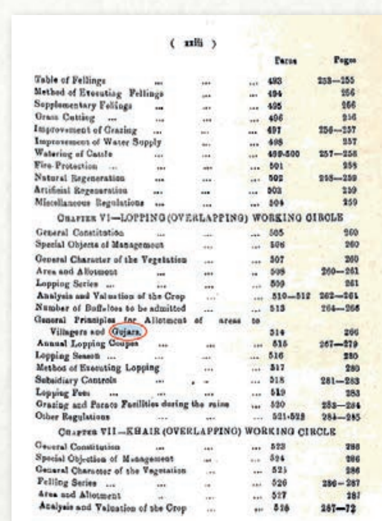

(xxiii)

	Paras	Pages
Table of Fellings	493	253—255
Method of Executing Fellings	494	256
Supplementary Fellings	495	256
Grass Cutting	496	256
Improvement of Grazing	497	256—257
Improvement of Water Supply	498	257
Watering of Cattle	499-500	257—258
Fire-Protection	501	258
Natural Regeneration	502	258—259
Artificial Regeneration	503	259
Miscellaneous Regulations	504	259
CHAPTER VI—LOPPING (OVERLAPPING) WORKING CIRCLE		
General Constitution	505	260
Special Objects of Management	506	260
General Character of the Vegetation	507	260
Area and Allotment	508	260—261
Lopping Series	509	261
Analysis and Valuation of the Crop	510—512	262—264
Number of Buffaloes to be admitted	513	264—266
General Principles for Allotment of areas to Villagers and Gujars.	514	266
Annual Lopping Coupes	515	267—279
Lopping Season	516	280
Method of Executing Lopping	517	280
Subsidiary Controls	518	281—283
Lopping Fees	519	283
Grazing and Parao Facilities during the rains ...	520	283—284
Other Regulations	521-522	284—285
CHAPTER VII—KHAIR (OVERLAPPING) WORKING CIRCLE		
General Constitution	523	286
Special Objection of Management	524	286
General Character of the Vegetation	525	286
Felling Series	526	286—287
Area and Allotment	527	287
Analysis and Valuation of the Crop	528	287—72

محکمہ جنگلات کے تیار کردہ ورکنگ پلان کے صفحات جس میں ریاست اتر پردیش کے جنگلاتی وسائل کو استعمال کرنے کے گجر چراگاہوں

کے حقوق کا ذکر کیا گیا ہے۔

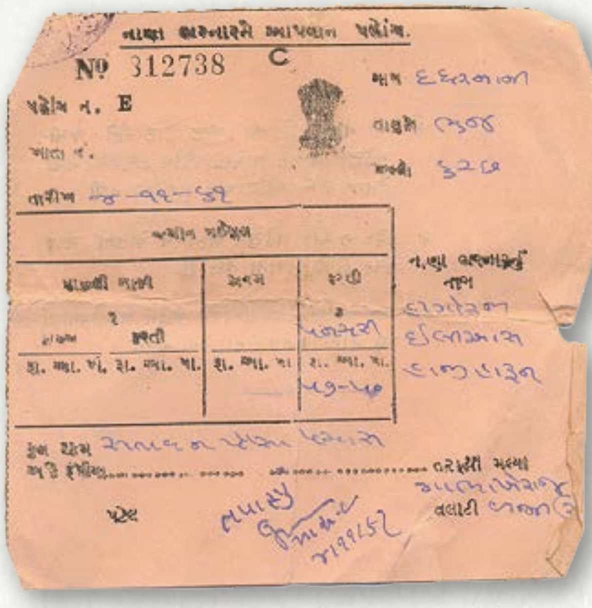

چرائی ٹیکس کی رسید، کچھ *1961*

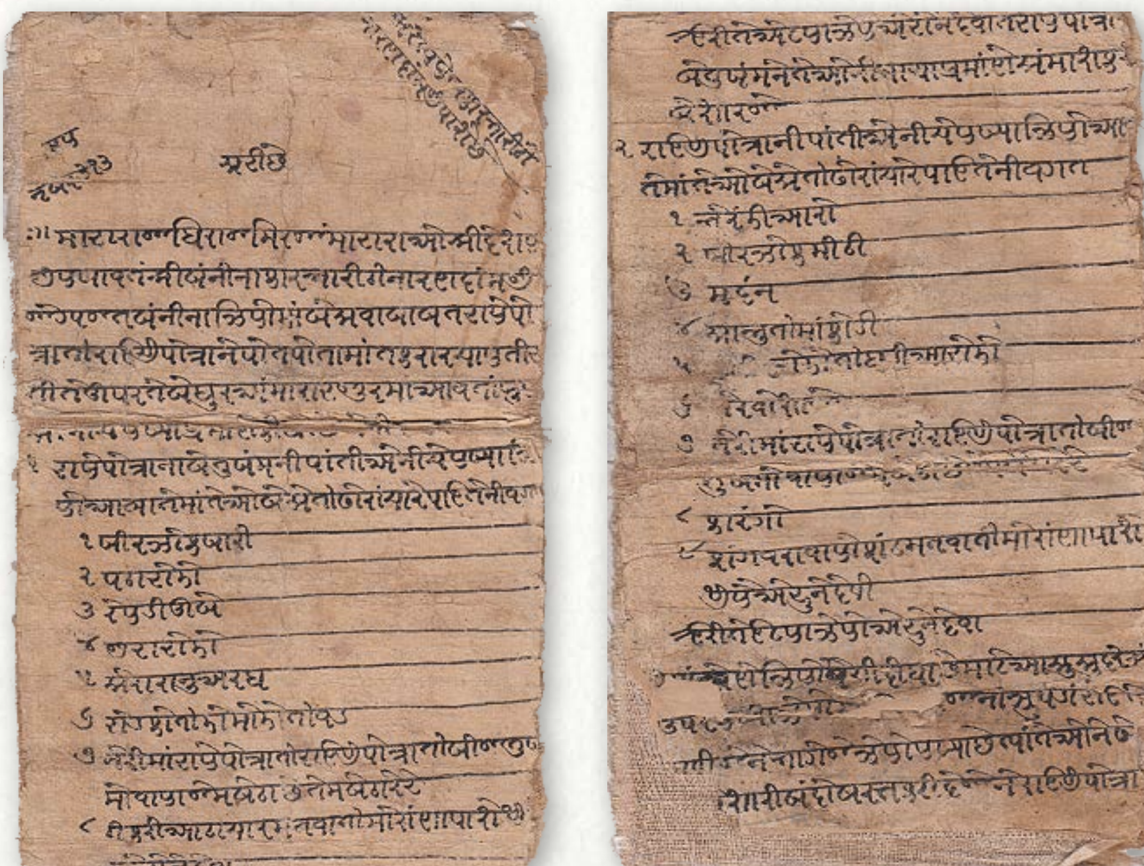

ں*1856*مین شہزادے کا خط، کچھ - بنی (گجرات)

مختلف چراگاہوں کے گروہوں کا پانی اور چرنے کے وسائل پر جھگڑا تھا، پرنس نے مختلف گروہوں کے لیے علاقوں کو نشان زد کرنے کے لیے یہ لکھا

چرواہ برادریوں کے نقل مکانی کے نمونے

ریاست کے اندر

ریاست کے پار

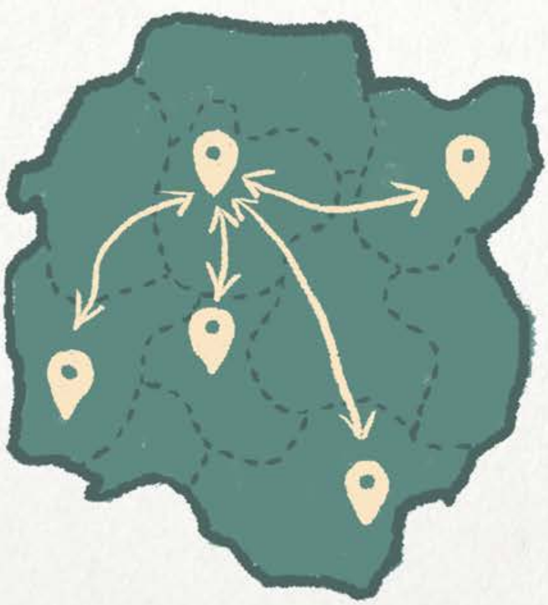

ضلع کے اندر

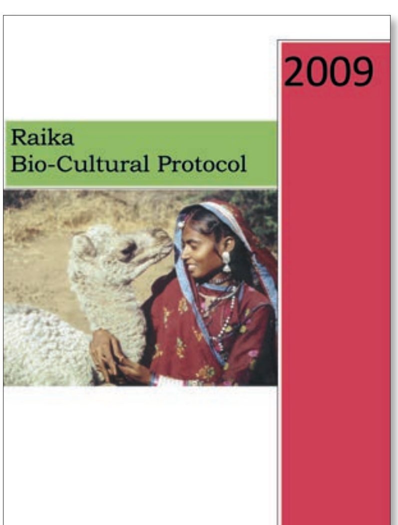

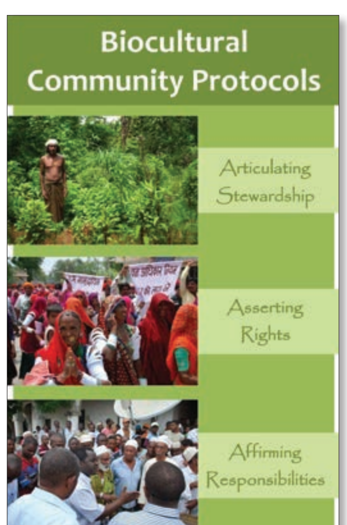

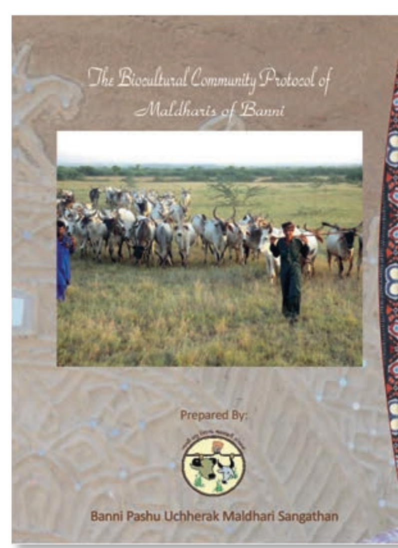

مختلف بائیو کلچرل کمیونٹی پروٹوکول سے لی گئی تصاویر کی ایک جامع تصویر (کولاج) خانہ بدوش کمیونٹیز کے طرز زندگی کو ان کی شرکت کے ساتھ دستاویز کرتی ہے

نقشہ سازی

جنگلات کے حقوق کی کمیٹی کو دعویٰ کے علاقے کی وضاحت کرنے والا نقشہ تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ ایک سادہ خاکہ نقشہ ہو سکتا ہے یا کمیونٹی جنگلاتی وسائل کا ایک ڈیجیٹائزڈ نقشہ جو قابل شناخت نشانات دکھاتا ہے۔

کچھ نقشوں کی مثالیں ذیل میں پیش کی گئی ہیں :

- خاکہ نقشہ (ہاتھ سے تیار کردہ نقشہ)
- w ڈیجیٹل نقشہ ◆

خاکے کے نقشے کا نمونہ جو جنگل کے حق کے دعووں کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

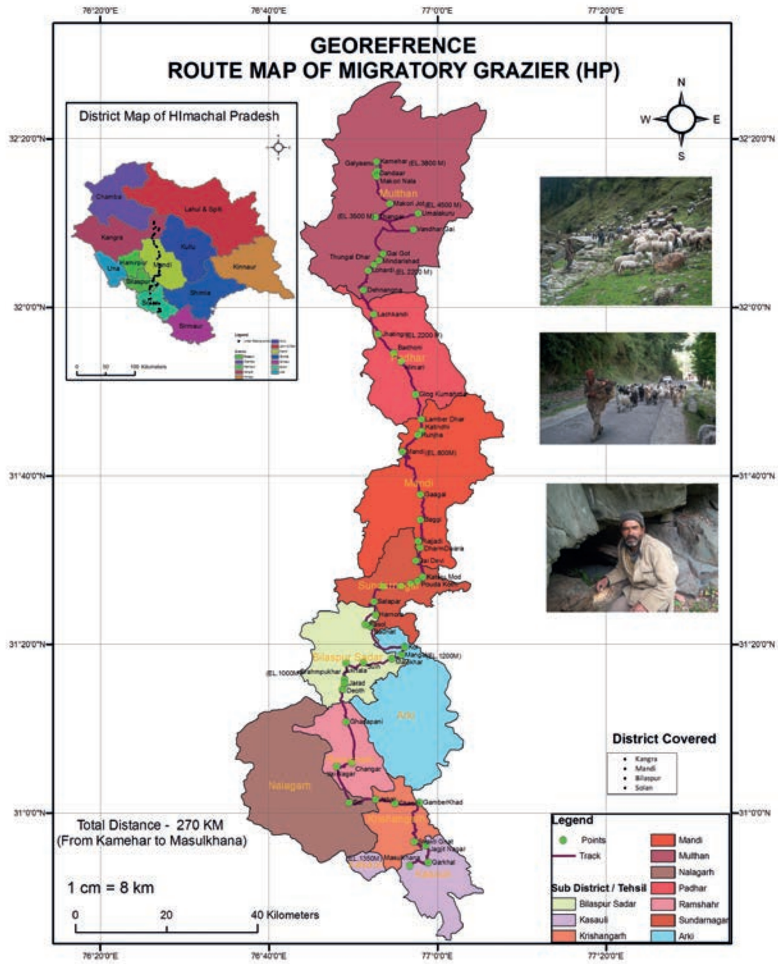

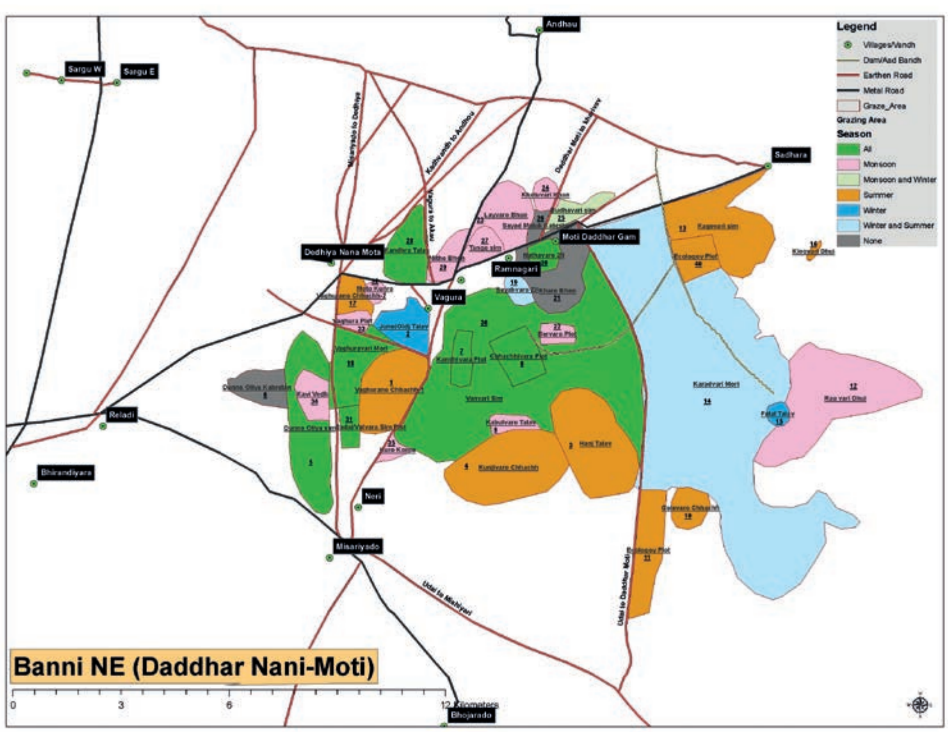

ڈیجیٹائزڈ راستے کے نمونے اور چراگاہ کے علاقے کے نقشے جو جنگل کے حق کے دعووں کے لیے استعمال کیے جا سکتے ہیں (ہماچل پردیش اور بنی، گجرات سے)

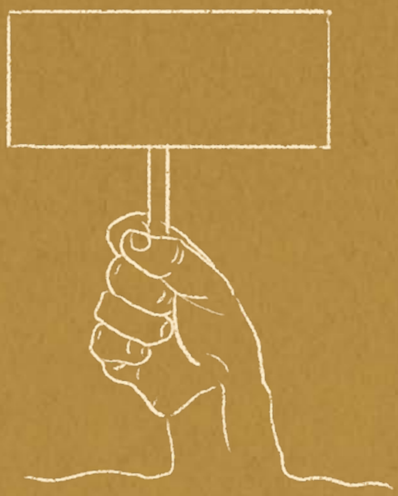

شکایات اور اپیل

کسی بھی مرحلے پر دعویٰ مسترد یا اس میں ترمیم کی صورت میں، شکایات اور اپیلوں کو دور کرنے کے لیے مختلف فورمز موجود ہیں۔

شکایات اور اپیل

1. دعوؤں سے متعلق کسی بھی ترمیم یا مسترد ہونے صورت میں اس طرح کی ترمیم یا مسترد کرنے کی تفصیلی وجوہات مدعی/ گرام سبھا کو مطلع کرنے کی ضرورت ہے (60 دنوں کے اندر اندر جسے بڑھا کر 90 دن تک کیا جا سکتا ہے)۔
2. قانونی طور لازمی اتھارٹیز (گرام سبھا ، SDLC یا DLC) کے علاوہ کوئی بھی دوسری کمیٹی یا کسی بھی رینک کا کوئی فرد/ افسرکے پاس جنگل کے حقوق پر کسی بھی دعوے کو مسترد، ترمیم یا فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔
3. متاثرہ شخص کی کوئی درخواست اس وقت تک نمٹائی نہیں جائے گی جب تک کہ اسے اپنے دعوے کی حمایت میں کچھ پیش کرنے کا معقول موقع نہ دیا گیا ہو۔
4. دعوے، محض کسی تکنیکی یا طریقہ کار کی بنیاد پر تبدیل یا مسترد نہیں کیے جائیں گے۔

ایسی کچھ مثالیں یہ ہیں :

- دعوؤں میں مکمل معلومات نہیں ہوتی ہیں۔
- دعوؤں کے ساتھ دستاویزی ثبوت نہیں ہیں۔
- دعوؤں کے ساتھ نقشے نہیں ہیں۔
- دعوؤں کی تصدیق مکمل نہیں ہوئی۔۔۔ وغیرہ۔

5. اگر سفارش نامکمل پائی جاتی ہے یا اس میں کچھ اضافی جانچ کی ضرورت ہے، تو ایس ڈی ایل سی یا ڈی ایل سی اس میں ترمیم یا رد کرنے کے بجائے دوبارہ غور کے لیے دعوؤں کو گرام سبھا کے پاس بھیجے گی۔
6. ۔ اگر ایس ڈی ایل سی گرام سبھا کی طرف سے منظور کردہ قرارداد کو برقرار رکھتی ہے، لیکن اسے ڈی ایل سی کے ذریعے منظور نہیں کیا جاتا ہے، تو اس حکم کی ایک نقل ' وجوہات کے ساتھ دعویٰدار یا گرام سبھا یا کمیونٹی کو دستیاب کرایا جائے گا۔
7. ایس ڈی ایل سی اور ڈی ایل سی دستاویزی ثبوت کی کسی خاص شکل پر اصرار نہیں کریں گے۔
8. دعویٰداروں کو فیصلے کی تاریخ سے 60 دنوں کے اندر اندر دعوے پر لیے گئے کسی بھی فیصلے کے خلاف ذمہ دار حکام سے اپیل کرنے کا حق ہے۔ [3) 12A) اور سیکشن۔ 6 (2) اور (4)]۔
9. متاثرہ شخص کو معقول موقع دیے بغیر اپیل پٹیشن کو نمٹا نہیں دیا جا سکتا۔ [سیکشن۔ ایکٹ کی 6(2) اور 6(4)]۔
10. اپیل کی سماعت درخواست گزار کے گاؤں (گرام سبھا) میں کسی مناسب عوامی مقام پر سماعت کے لیے مقرر کردہ تاریخ سے کم از کم 15 دن پہلے کی جائے گی۔ [قواعد 14(2) اور 15(2)]۔
11. کوئی دعویٰدار/کمیونٹی براہ راست ڈی ایل سی کو گرام سبھا کی قرارداد کے خلاف اپیل نہیں کر سکتی جب تک کہ اسے پہلے ترجیح دی گئی ہو اور ایس ڈی ایل سی کے ذریعے اس پر غور نہ کیا گیا ہو۔ [سیکنڈ ایکٹ کی 6(4)
12. ۔۔ دعویداروں کو فیصلے کی تاریخ سے 60 دنوں کے اندر دعوے پر لیے گئے کسی بھی فیصلے کے خلاف ذمہ دار حکام کے پاس اپیل کرنے کا حق ہے۔ (12A(3) اور سیکشن 6(2) اور 4.
13. ۔ متاثرہ شخص کو معقول موقع دیے بغیر اپیل کی درخواست مسترد نہیں کی جا سکتی۔ایکٹ کی دفعہ 6(2) اور 6(4)۔
14. ۔ اپیل کی سماعت درخواست گزار کے گاؤں کی گرام سبھا میں کسی مناسب عوامی مقام پر سماعت کے لیے مقرر کردہ تاریخ سے کم از کم 15 دن پہلے کی جائے گی۔ اصول 14 (2) اور 15 (2)۔
15. ۔ کوئی بھی دعویدار / برادری براہ راست گرام سبھا کی قرارداد کے خلاف ضلع سطح کی کمیٹی کو اپیل کی درخواست نہیں بھیج سکتی جب تک کہ اسے سب ڈویژن سطح کی کمیٹی نے پہلے ترجیح دی ہو اور اس پر غور نہ کیا ہو۔ ایکٹ کی دفعہ 6(4)۔

اپیل کے عمل میں حکام کی اہم ذمہ داریاں

❖ گرام سبھا کی سطح پر

گرام سبھا میں اپنے نتائج پیش کرنے سے پہلے، جنگلات کے حقوق کی کمیٹی دعویٰدار کو اس کے دعویٰ کو مسترد کرنے یا اس میں ترمیم کرنے کی وجہ کے بارے میں بتائے گی۔ ایک بار جب دعویٰدار کو مسترد ہونے کی اطلاع مل جاتی ہے، تو وہ گرام سبھا کے سامنے فاریسٹ رائٹس کمیٹی کے نتائج کے خلاف اپیل دائر کر سکتا ہے۔

گرام سبھا یا تو اس کے دعوے کو منظور کر سکتی ہے یا عرضی کو مسترد کر سکتی ہے۔
اگر درخواست مسترد کر دی جاتی ہے، تو گرام سبھا دعویٰدار کو مسترد ہونے کی وجہ کے بارے میں بتائے گی، اور دعویٰدار کو ایس ڈی ایل سی کے سامنے 60 دنوں کے اندر اندر گرام سبھا کے فیصلے کے خلاف درخواست دائر کرنے کے حق کے بارے میں آگاہ کرے گی۔

❖ ایس ڈی ایل سی کی سطح

قاعدہ 14 میں گرام سبھا کے فیصلے کے خلاف متاثرہ شخص یا دعویٰدار کی درخواست کی سماعت کے عمل اور طریقہ کار کا ذکر ہے۔ سماعت کا عمل اور طریقہ دو طرح سے کیا جا سکتا ہے: ایس ڈی ایل سی سے براہ راست سماعت کے ذریعے، یا از سر نو غور کے لیے درخواست گرام سبھا کو دوبارہ بھیج کر۔

اگر سماعت براہ راست ایس ڈی ایل سی کے ذریعے کی جاتی ہے، تو ایس ڈی ایل سی درخواست کی سماعت کے لیے ایک تاریخ طے کرے گی۔ اس کے بعد، ایس ڈی ایل سی درخواست گزار اور گرام سبھا کو سماعت کی تاریخ سے 15 دن پہلے اعلان عمومی (پبلک نوٹس) کے ذریعے مطلع کرے گی۔ اس کے بعد سماعت درخواست گزار کے گاؤں میں ایک مناسب مقام پر ہوگی۔ ایس ڈی ایل سی دونوں فریقوں کے نقطہ نظر کو سنے گی (گرام سبھا اور درخواست گزار کی جانب سے فاریسٹ رائٹس کمیٹی)۔ دونوں فریقین سے سننے کے بعد، ایس ڈی ایل سی مناسب احکامات جاری کرے گی، یا تو درخواست کو قبول یا مسترد کر دے گی۔ ایس ڈی ایل سی دونوں فریقوں کو تحریری طور پر احکامات /آرڈرز کی اطلاع دے گی۔ ایس ڈی ایل سی دونوں فریقوں کو حکم منظور کرنے کی تاریخ سے 60 دنوں کے اندر ڈی ایل سی کو اپنے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کرنے کے حق کے بارے میں بھی بتائے گا۔

اگر درخواست کو دوبارہ غور کے لیے گرام سبھا کے پاس بھیجا جاتا ہے تو اس سے متعلق معلومات عرضی گزار کو فراہم کی جانی چاہیے۔ ایس ڈی ایل سی کی طرف سے نظر ثانی کے خط کی وصولی کے بعد، گرام سبھا درخواست گزار کی سماعت کے لیے 30 دنوں کے اندر اجلاس کرے گی۔ جنگلات کے حقوق کی کمیٹی مدعی کے ساتھ گرام سبھا کی میٹنگ کی تاریخ اور مقام کے بارے میں بات چیت کرے گی۔ یہ ایس ڈی ایل سی کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ گرام سبھا کا اجلاس آزادانہ، کھلے اور منصفانہ انداز میں مطلوبہ حد نصاب/ کورم کے ساتھ منعقد ہو۔ گرام سبھا کی میٹنگ کا حد نصاب/ کورم ایسی گرام سبھا کے تمام اراکین کے نصف (50%) سے کم نہیں ہوگا۔ کم از کم ایک تہائی ممبران خواتین ہوں گی۔ گرام سبھا عرضی گزار کا موقف سنے گی اور اس حوالہ سے ایک قرارداد پاس کرے گی اور اسے ایس ڈی ایل سی کو بھیجے گی۔ ایس ڈی ایل سی گرام سبھا کی قرارداد پر غور کرے گی اور درخواست کو قبول یا مسترد کرتے ہوئے مناسب احکامات جاری کرے گی۔ اس کے بعد ایس ڈی ایل سی دونوں فریقوں کو تحریری طور پر احکامات / آرڈرز کی اطلاع دے گی۔ ایس ڈی ایل سی دونوں فریقوں کو حکم منظور کرنے کی تاریخ سے 60 دنوں کے اندر ڈی ایل سی کے پاس اپنے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کرنے کے حق کے بارے میں بتائے گی۔

❖ ضلعی سطح کی کمیٹی کی سطح پر

قاعدہ 15 میں ایس ڈی ایل سی کے فیصلے کے خلاف متاثرہ شخص یا دعویٰدار کی درخواست کی سماعت کے عمل اور طریقہ کا ذکر ہے۔ سماعت کا عمل اور طریقہ دو طرح سے کیا جا سکتا ہے: ڈی ایل سی سے براہ راست سماعت کے ذریعے یا دوبارہ غور کے لیے درخواست کو واپس ایس ڈی ایل سی کے پاس بھیج کر۔

اگر سماعت براہ راست ڈی ایل سی کے ذریعے کی جاتی ہے، تو ڈی ایل سی درخواست کی سماعت کے لیے ایک تاریخ طے کرے گی۔ اس کے بعد، ڈی ایل سی درخواست گزار اور ایس ڈی ایل سی کو سماعت کی تاریخ سے 15 دن پہلے اعلان عمومی / پبلک نوٹس کے ذریعے مطلع کرے گی۔ اس کے بعد سماعت درخواست گزار کے گاؤں میں ایک مناسب مقام پر ہوگی۔ ڈی ایل سی دونوں فریقین (ایس ڈی ایل سی اور پٹیشنر) کے نقطہ نظر کو سنے گی۔ دونوں فریقوں سے سننے کے بعد، ڈی ایل سی مناسب احکامات جاری کرے گی۔ یا تو درخواست کو قبول یا مسترد کر دے گی۔ ڈی ایل سی دونوں فریقوں کو تحریری طور پر احکامات سے آگاہ کرے گی۔

اگر پٹیشن کو دوبارہ غور کے لیے واپس ایس ڈی ایل سی کے پاس بھیجا جاتا ہے تو اس سے متعلق معلومات عرضی گزار کو فراہم کرنی ہوگی۔ ڈی ایل سی درخواست گزارکی عرضی کو ایک اطلاع کے ساتھ دوبارہ غور کے لیے متعلقہ ایس ڈی ایل سی کے پاس واپس بھیج سکتی ہے۔ ڈی ایل سی کی طرف سے نظر ثانی کے خط کی وصولی کے بعد، ایس ڈی ایل سی درخواست گزار اور گرام سبھا کو سماعت کی تاریخ اور جگہ کے بارے میں آگاہ کرے گی۔ ایس ڈی ایل سی دونوں فریقین (گرام سبھا اور درخواست گزار) کے خیالات سنے گی۔ اس کے بعد ایس ڈی ایل سی فیصلہ کرے گی اور اپنے فیصلے سے ڈی ایل سی کو آگاہ کرے گی۔ اس کے بعد ڈی ایل سی، ایس ڈی ایل سی کے ذریعے لیے گئے فیصلے پر غور کرے گی اور درخواست کو قبول یا مسترد کرتے ہوئے مناسب احکامات جاری کرے گی۔ ڈی ایل سی آرڈر کی ایک کاپی دونوں فریقوں کو تحریری طور پر بھیجے گی۔ ◆

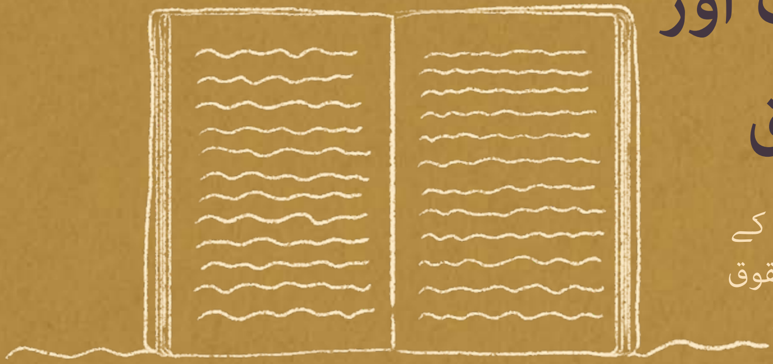

چند کامیاب مطالعات اور ان سے ملنے والا سبق

چرنے کے وسائل تک رسائی کو محفوظ بنانے کے لیے دیہی برادریوں کے ذریعہ جنگلات کے حقوق ایکٹ کے کامیاب استعمال کی دو مثالیں ہیں۔

کیس اسٹڈی 1

گجرات کے کچھ ضلعے میں واقع بنی گھاس کے میدان کے مالدھری (چرواہ) ہندوستان میں پہلا چرواہ گروہ ہے جس نے جنگلات کے حقوق کے قانون کے تحت کمیونٹی فاریسٹ رائٹس (سی ایف آر) کا دعویٰ کیا ہے۔

گجرات کے کچھ ضلعے میں واقع بنی گھاس کے میدان کے مالدھری (چرواہی) ہندوستان میں پہلا چرواہ گروہ ہے جس نے جنگلات کے حقوق کے قانون کے تحت کمیونٹی فاریسٹ رائٹس (سی ایف آر) کا دعویٰ کیا ہے۔

❖ پس منظر

بنی ایک 2500 مربع کلومیٹر چراگاہ ہے جسے ایک محفوظ جنگل کے طور پر درجہ بند کیا گیا ہے۔ یہاں روایتی طور پر خانہ بدوش/نیم خانہ بدوش مالدھاری چرواہ برادریوں کے ذریعے ہی رسائی، انتظام اور حفاظت کی گئی ہے۔ اس وقت تقریباً 7000 خاندان، جن میں زیادہ تر مالدھری ہیں، اپنی بنی بھینسوں اور کنکریج مویشیوں کے ساتھ چراگاہ میں رہتے اور ترقی کرتے ہیں۔ انتظامی طور پر بنی 19 پنچایتوں پر مشتمل ہے جس میں 48 گاؤں ہیں۔ بنی چراگاہ میں کبھی بھی کوئی داخلی حدود نہیں رہی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ یہاں وسائل اور رسائی کے استعمال میں ایک وسیع اشتراک ہے۔

❖ رہنمائی اورمتحرک کاری

بنی بریڈرز ایسوسی ایشن (BPUMS- بنی پشو اچارک مالدھاری سنگٹھن) نے 2011 میں بنی پر ان کے حقوق کے حوالے سے سرکاری حکام کے ساتھ بات چیت شروع کی۔ کئی دور کی بات چیت اور آگاہی پیدا کرنے کے بعد، مالدھریوں نے فیصلہ کیا: کہ بنی کو ایک مشترکہ وسیلے کے طور پر استعمال کیا جائے گا اور اس کا دعویٰ کمیونٹی جنگلاتی وسائل کے طور پر کیا جائے گا۔یہ بہت اہم تھا کیونکہ پہلی بار لوگوں کی اتنی بڑی کمیونٹی اتنے بڑے زمینی وسیلے پر حقوق کا دعویٰ کرنے کے لیے اکٹھی ہوئی تھی۔ 2012 میں انھوں نے ایک عوامی ریلی نکالی جس کا مطالبہ تھا کہ ایف آر اے کو لاگو کیا جائے اور ان کے روایتی حقوق کو باقاعدہ بنایا جائے۔

❖ گرام سبھا اور جنگلات کے حقوق کی کمیٹی کی تشکیل

چرواہوں نے گرام سبھا منعقد کرنے اور ایف آر اے کی دفعات کے مطابق اپنے دعوے پیش کرنے کے لیے فاریسٹ رائٹس کمیٹیوں کی تشکیل شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ نومبر 2013 میں، گاؤں میں آگاہی پیدا کرنے کے لیے، مالدھریوں نے خود ایک اہم فیصلہ کیا: کہ بنی کو ایک مشترکہ وسیلے کے طور پر استعمال کیا جائے گا اور اس کا دعویٰ کمیونٹی جنگلاتی وسائل کے طور پر کیا جائے گا۔ 2012 میں انھوں نے ایک عوامی ریلی نکالی جس کا مطالبہ تھا کہ علاقے کے حوالے سے ایف آر اے کو لاگو کیا جائے۔

سبھاؤں نے گاؤں کی سطح پر جنگلات کے حقوق کی کمیٹیاں بنانا شروع کر دیں۔ 48 دیہاتوں نے اپنی ایف آر سی بنائی اور ایس ڈی ایل سی اور ڈی ایل سی کو قراردادیں پیش کیں۔ اس عمل سے پہلے کمیونٹی کی سطح پر اور یہاں تک کہ ضلعی انتظامیہ کے ساتھ بات چیت کے کئی دور ہوتے تھے۔ چونکہ مالدھری مقامی آبادی کا بڑا حصہ ہیں، اس لیے فارسٹ رائٹس

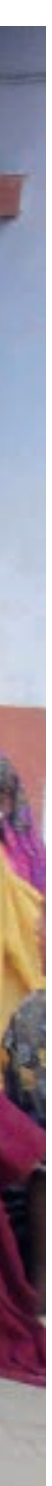

سی ایف آر کے دعووں پر بحث کے لیے گرام سبھا کی میٹنگ

فوٹو کریڈٹ: سہجیون

ایکٹ کے تحت جو گرام سبھایں تشکیل دی گئی' وہ بڑی حد تک یکساں نوعیت کی تھیں۔

چونکہ یہ عمل ہر بستی کی گرام سبھا کے لیے یکساں ہونے والا تھا اور دوسری طرف یہ بستیاں ایک بڑے علاقے میں پھیلی ہوئی تھیں، اس لیے گرام سبھاوں نے آسان تال میل اور مشاورت کے لیے ایک مہا گرام سبھا (گرام سبھاوں کا مجموعہ) بنانے کا فیصلہ کیا۔ اور. مہا گرام سبھا نے دعویٰ دائر کرنے اور تسلیم کرنے کے پورے عمل میں ایک مرکزی ادارے کے طور پر کام کیا۔

دعوے دائر کرنے کا عمل ❖

گرام سبھا اور فاریسٹ رائٹس کمیٹی کے ذریعہ شروع کیا گیا پہلا قدم حقوق کا تعین، وسائل کی نقشہ سازی ' رسائی اور استعمال کے اشتراک کا تعین کرنا تھا۔ جنگلات کے حقوق کی کمیٹی نے ایک غیر سرکاری تنظیم سہجیون سے وسائل کی نقشہ سازی میں مدد کے لیے درخواست کی۔ گاؤں کی سطح پر مختلف گروہوں کے ساتھ کئی میٹنگیں منعقد کی گئیں اور مختلف چراگاہوں تک موسمی رسائی کی نقشہ سازی کی گئی۔

عبوری طور پر، ضلعی انتظامیہ کی طرف سے سرکاری سطح پر ایف آر سی بنانے کے احکامات آئے اور اس طرح 2014 میں ایف آر اے کے مطابق دعوے تیار اور دائر کیے گئے۔

خواتین ایف آر اے کے دعووں پر بات کرنے کے لیے مل رہی ہیں، کچ

فوٹو کریڈٹ: سہجیون

تمام گرام سبھاوں کے سکریٹریز اور صدور اس بات پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے اکٹھے ہوئے کہ دعوے دائر کیسے ہونے چاہییں – پوری بنی چراگاہ پر ایک ہی دعویٰ یا دعوؤں کا ایک مجموعہ۔ مشاورت کے کئی ادوار کے بعد، یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہر گرام سبھا اپنا CFR کلیم تیار کرے گی اور فائل کرے گی۔ تاہم، ہر ایک کی مانگ اور فارمیٹ یکساں ہوں گے اور بالآخر، سبھی مہا گرام سبھا سے پاس ہوں گے۔

سبھی دعوؤں کو گرام سبھا اور مہا گرام سبھا نے منظور کیا اورپھر ایس ڈی ایل سی کے سامنے پیش کیا گیا ۔ اس طرح سے متعلقہ گرام سبھاوں نے48 دعوؤں کی فائلیں تیار کیں اور مہا گرام سبھا میں پاس کی گئیں۔

❖ گرام سبھا نے فاریسٹ رائٹس ایکٹ کے تحت درج ذیل حقوق کا دعویٰ کیا۔

1. جنگلات کے حقوق ایکٹ سیکشن 3 (1) (b) کے تحت نستار کے حقوق : رہائش کے حقوق، چرنے کے حقوق، آبی وسائل پر حقوق،بنی چراگاہ میں ذریعہ معاش پیدا کرنے کے لئے قدرتی وسائل پر حقوق۔
2. . جنگلات کے حقوق ایکٹ - 3 (1) (c) کے تحت غیر چوبی محصولات جنگلی (Non-timber forest produce) کے حقوق : معمولی جنگلاتی مصنوعات جیسے شہد، گوند، گھاس، چارہ، دواؤں کے پودے، بالن اور خشک سالی کے حالات میں چارکول بنانا وغیرہ۔
3. ۔ درج ذیل کمیونٹی کے حقوق کا دعویٰ کیا گیا تھا :
   - آبی وسائل کے استعمال کے حقوق، ماہی گیری، انسانوں اور جانوروں کے لیے مختلف تالابوں پر پینے کا پانی وغیرہ۔
   - چرنا:(3) (1) (d) کے تحت 2500 مربع کلومیٹر سے زیادہ رقبےپرجانوروں کے لیے چرانے اور موسمی وسائل تک رسائی کے حقوق۔

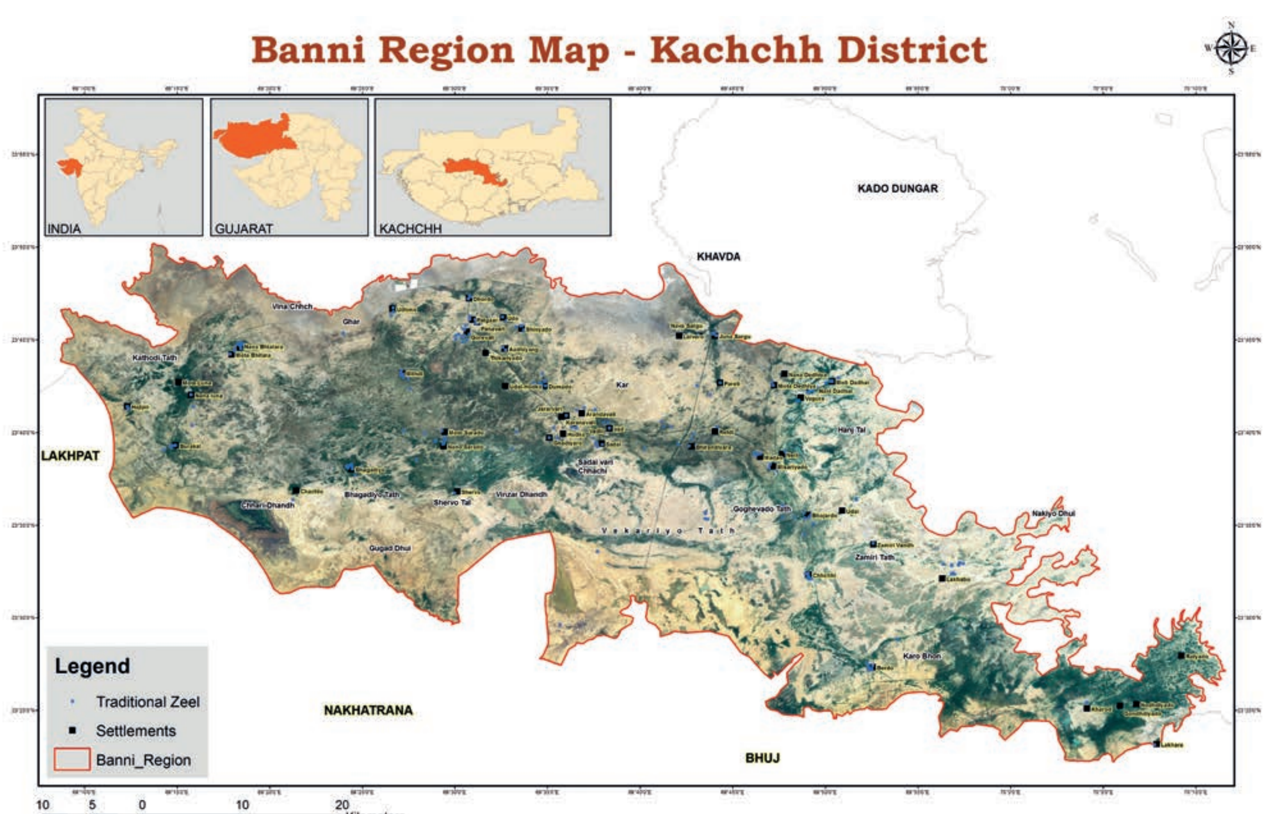

نمونہ ڈیجیٹل نقشہ بنی سے جمع شدہ

فوٹو کریڈٹ: سہجیون

- بنی چراگاہ پر زراعت سے پہلے کی کمیونٹیز کے چرنے اور رہائش کے حقوق۔

4. جنگلات کے حقوق ایکٹ کے سیکشن 3 (1) (i) کے تحت انتظامیہ اور نظم و نسق کے حقوق جو جنگلات اور حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کا حق فراہم کرتا ہے۔
5. فارسٹ رائٹس ایکٹ- 3 (1) (h) کے تحت جنگلاتی دیہات کو ریونیو دیہات میں تبدیل کرنا: تمام جنگلاتی دیہاتوں کو ریونیو دیہات میں تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔
6. جنگلات کے حقوق کے قانون(3) (1) (k) کے تحت- حیاتیاتی تنوع تک رسائی کے حقوق کے ساتھ ساتھ دانشورانہ املاک' حیاتیاتی تنوع اور ثقافتی تنوع سے متعلق روایتی معلومات تک کمیونٹی کے حقوق' بشمول مقامی/دیسی مویشیوں کی نسلوں کا تحفظ، حفاظت اور ترقی جیسے کہ بنی بھینس، کنکریج مویشی، کچھی گھوڑا، دیسی بھیڑ اور بکری کی نسلیں، کچھی گدھا وغیرہ۔ ان نسلوں کے معاشی فوائد کے سلسلے میں رسائی اور فائدے کے اشتراک کے حقوق شامل ہیں۔
7. دیگر روایتی حقوق اگر کوئی 3 (1) (L) کے تحت ہوں۔

دعویٰ کرنا اور اس کی وجہ سے منظوری ملنا دو سطحوں پر ہوئی۔ اول تو 'تمام گرام سبھاوں نے بنی چراگاہ پر اپنے کمیونٹی فاریسٹ رائٹس کو تسلیم کیا اور دوم، اپنے گاؤں کے دائرے میں دوسرے گاؤں/ صارف گروپوں تک رسائی۔

❖ ثبوت اور دستاویزات

بنی مالدھری شیڈولڈ ٹرائب (ST) نہیں ہیں لہذا انہیں فارسٹ رائٹس ایکٹ کے تحت دیگر روایتی جنگلات میں رہنے والوں (OTFD) کے زمرے میں تسلیم کیا جاتا ہے۔ انھوں نے اپنے کمیونٹی فاریسٹ رائٹس کے دعوے کی حمایت میں شواہد کی دو وسیع اقسام کا استعمال کیا :

1. انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں مقامی حکمران (مہاراو) نے متعدد فیصلے صادر کئے تھے جن میں ان دونوں اور دیگر چرواہ برادریوں کے ناموں کا ذکر ہے اور بنی کا حوالہ دیا گیا ہے۔
2. کمیونٹی کے پاس مہاراؤ کو چرانے کے عوض ادا کی گئی ٹیکس کی رسیدیں تھیں۔

❖ریاست اور ضلعی سطح کے انتظامی اداروں کا کردار - (DLC، SDLC اور ریاستی حکومت)

بنی کا معاملہ کمیونٹی سے چلنے والے دونوں اداروں جیسے بریڈرز ایسوسی ایشن اور ایک ذمہ دار، فعال ریاستی انتظامیہ کی مشترکہ کوششوں سے ملنے والے کامیاب نتیجوں کا اظہار کرتا ہے۔ چرواہی برادریوں کے حقوق کا دعویٰ کرنے اور اسے تسلیم کرنے میں ڈی ایل سی کی ذمہ داری قبول کرنے کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ 2012 میں حکومت گجرات نے گجرات کےغیر طے شدہ علاقوں میں جنگلات کے حقوق کے قانون کے نفاذ کے لیے ایک حکم نامہ (GR) جاری کیا۔ ایک سال کے اندر، کاچھ کے کلکٹر نے مہم جوئی کے انداز میں ، ایسے گاؤں میں ایس ڈی ایل سی، ڈی ایل سی اور گرام سبھاوں کی تشکیل کے لیے قراردادیں جاری کیں جن کے پاس جنگل کی اراضی تھی۔ ایک اور اہم قدم ضلع کلکٹر کا ضلع سماجی بہبود افسر کی ضلع میں جنگلات کے حقوق ایکٹ کے نوڈل افسر کے طور پر تقرری تھا۔ ایس ڈی ایل سی نے گرام سبھا کے ساتھ مطلوبہ تعداد میں میٹنگوں اور مشاورت کو منظم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ تاہم، اس بات کا تذکرہ ضروری ہے کہ اگرچہ دعویٰ کا عمل مکمل ہو چکا ہے اور ایس ڈی ایل سی اور ڈی ایل سی کے ذریعہ 48 دعوؤں کی منظوری دی گئی ہے، لیکن چرواہوں کے CFR حقوق کی باضابطہ شناخت ابھی باقی ہے اور گرام سبھاوں کو ابھی تک ان کے عنوانات موصول نہیں ہوئے ہیں۔ . انتظامی مشینری کی طرف سے اس عمل کا کامیاب تعاقب اور اس کی قبولیت ایک واضح خاکہ فراہم کرتی ہے۔ اس کی نامکمل حیثیت ایک غلطی کی نمائندگی کرتی ہے جسے فوری طور پر حل کیا جانا چاہیے۔ ◆

کیس اسٹڈی 2

ہماچل پردیش کے ضلع کانگڑا کی تحصیل ملتھان میں انتظامی اور علاقائی حدود کے آرپار چرواہی حقوق کا دعویٰ اور ان کی منظوری ۔

❖ پس منظر

ہماچلی چراواہی، جیسے پہاڑی چراواہی ، بالعموم موسم گرما اور مون سون میں اونچائی کی چراگاہوں پر چرانے میں گزارنے پر مبنی ہے، جب کہ سردیاں ہمالیہ کے دامن میں جنگلات چرانے میں گزاری جاتی ہیں۔ سال کے چار مہینے تک یہ موسم گرما اور سردیوں کے چرنے کے میدانوں کے درمیان گزارتے ہیں۔ ہجرت کے دوران، چرواہے اپنے جانوروں کو سڑکوں کے کنارے، گاؤں کے کاموں میں اور جنگل کی زمینوں پر چراتے ہیں۔ 1999 میں دھولدھر وائلڈ لائف سینچری کو مطلع کیا گیا اور 2008 سے، چرنے پر پابندیاں مزید سخت ہوگئیں۔ سات سو مربع کلومیٹر سے زیادہ۔ ایک ہزار مربع کلومیٹر سینچری کی ایک عام چرائی زمین تھی جس نے نہ صرف دو سو زرعی چرواہوں (ملتھان کے چرواہوں پر مبنی گھرانے) بلکہ چھ سو دوسرے چرواہ خاندانوں کی خدمت کی تھی جنھوں نے کئی صدیوں سے اس زمین کو گرمیوں میں چرنے کے لیے استعمال کیا تھا۔

❖ گرام سبھا اور جنگلات کے حقوق کی کمیٹی کی تشکیل

ہماچل پردیش میں، جنگلات کے حقوق کا ایکٹ ابتدائی طور پر صرف شیڈول V(پانچ) کے علاقوں' لاہول، سپیتی اور ضلع چمبہ کے کچھ حصوں میں لاگو کیا گیا تھا ، اور بعد میں اسے پوری ریاست تک بڑھا دیا گیا۔ 2014 میں جنگلات کے حقوق کی کمیٹیاں بننا شروع ہوئیں۔

❖ جنگلات کے حقوق کا تعین اور دعویٰ کرنے کا عمل۔

جب خانہ بدوش چرواہ برادریوں نے ملتھان میں دعویٰ دائر کرنا شروع کیا تو ان میں نہ صرف اٹھائیس متعلقہ گرام سبھاوں کے مقامی متعلقین (اسٹیک ہولڈرز) کو شامل کیا بلکہ مختلف اضلاع سے تعلق رکھنے والے دیگرایسے گھرانوں کو بھی شامل کیا جو موسم گرما میں چرنے کے لیے ملتھان چلے آتے تھے۔

یہ حکمت عملی متعدد اسٹیک ہولڈرز کو شامل کرکے عوامی وسائل کے اجتماعی انتظام کے مطالبے کو مزید مضبوط بنانے کے لیے بھی اپنائی گئی۔ مختلف اضلاع سے تعلق رکھنے والے ایسے تمام لوگوں کی ایک فہرست تیار کی گئی تھی جنھوں نے ان چراگاہوں کو استعمال کیا، جس میں وہ مہینے

کانگڑا، ہماچل پردیش میں ایک دفتر میں کمیونٹی کے ارکان جنگلات کے حقوق کے لیے دعویٰ دائر کر رہے ہیں۔

کانگڑا، ہماچل پردیش میں دعویٰ جمع کرانے کے بعد کمیونٹی کے ارکان کے درمیان ملاقات

بھی شامل تھے جن میں وہ استعمال ہوئے تھے اسی طرح کی ایک فہرست ملتھان کے مقامی چرواہوں کے لیے تیار کی گئی تھی جس میں ان جنگلات کی فہرست تھی جو وہ موسم سرما میں چرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

اس طرح وسائل کی نقشہ سازی میں خانہ بدوش چرواہوں کے چرنے کے علاقوں، راستوں اور پڑاؤوں کو دستاویزی شکل دی گئی۔ سرحد پار چرواہی کے دعوے دائر کرنے کے دوران انہیں درپیش بڑے مرحلوں میں سے ایک مرحلہ اس گرام سبھا کے بارے میں فیصلہ کرنا تھا کہ جس کے ساتھ دعوے دائر کیے جائیں' اور دو سرا مرحلہ انہیں تمام گرام سبھاوں سے پاس کروانے کا طریقہ کار تھا جن تک

چونکہ یہ ملک میں اس طرح کی پہلی کوشش تھی جس میں خانہ بدوش چرواہ برادریوں کے لیے انٹر- ڈی ایل سی(بین ضلعی) دعوے دائر کیے گئے تھے، اس لیے نہ صرف چرنے والے علاقوں بلکہ ان کے راستوں کے بارے میں بھی پیچیدہ دستاویزات تیارکیے گئے، اس بات پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے کہ ہجرت کے دوران وہ کہاں پڑاؤ کرتے ہیں اوروہ پانی کے کون کون سے وسائل استعمال کرتے ہیں ۔ مزید برآں، گرام سبھا، فاریسٹ رائٹس کمیٹی، ایس ڈی ایل سی اور ڈی ایل سی کی ایک فہرست بھی بنائی گئی جس کے تحت وہ تمام گاؤں/جنگل آتے ہیں۔

انہوں نے نقل مکانی کے دوران رسائی حاصل کی تھی۔ بلا خر انہوں نے ملتھان میں دعوے دائر کرنے کا فیصلہ کیا۔ چناچہ گرام سبھا کے اعتبار سے وہ وہاں کے رہائشی تھے اور نقل مکانی کے دوران استعمال ہونے والے تمام ہجرت کے راستوں کو ریکارڈ کرتے تھے، بشمول وہ پڑاؤجہاں وہ رکتے تھے۔ لہذا، گرام سبھا جہاں چرواہے اصل میں رہائشی تھے، نے دعوؤں کی تصدیق کی اور انہیں ایس ڈی ایل سی کے پاس بھیج دیا۔یہ پوری وسائل کی نقشہ سازی اور پورا عمل بنیادی طور پر چرواہوں کی ہی فراہم کردہ معلومات کی بنیاد پر مکمل ہوا۔

متعدد متعلقین کے اجلاس ہوئے اور بعد میں سامنے آنے والےمتعلقین) اسٹیک ہولڈرز(کے درمیان تناؤ کو روکنے کے لیے پیشگی دعوے اور دعویٰ کے بعد کے معاملات جیسے کہ سرحدوں کی حد بندی، حقوق کی نوعیت وغیرہ پر اچھی طرح سے تبادلہ خیال کیا گیا۔ مثال کے طور پر، بڑا گران گرام سبھا نے علاقے کے حوالے سے حدود کا فیصلہ یوں کیا کہ وہ خود بھی چریں گے اور چرواہوں کو بھی چرنے دیں گے۔ جبکہ بارہ بھنگل گاؤں کی گرام سبھا نے فیصلہ کیا کہ باہر سے آنے والے چرواہوں کو صرف چرنے کے حقوق دیئے جائیں نہ کہ جڑی بوٹیاں جمع کرنے کا حق۔ رولنگ گرام سبھا میں، سہولت کاروں نے مختلف گروہوں کے ساتھ اور پھر تمام گروپوں کے ساتھ مشترکہ مشاورت کی۔ اس میں رولنگ گرام سبھا کی تشکیل کرنے والی برادریوں کے درمیان بات چیت اور گفت و شنید بھی شامل تھی اور ان لوگوں کے ساتھ بھی جو گرمیوں میں اپنے جانور چرانے کے لیے دوسری جگہوں سے آتے تھے - یہاں تک کہ وہ برادریاں بھی جو دراصل یہاں نہیں رکتی تھیں بلکہ دوسرے موسم گرما کے چرنے والے علاقوں کی طرف بڑھتے ہوئے گزرتی تھیں۔ اس کے علاوہ، انہوں نے ان علاقوں کی گرام سبھا سے بھی مشاورت کی جنہیں

رولنگ کے باشندے موسم سرما میں چرنے کے لیے استعمال کرتے تھے-۔ اس پورے عمل میں تقریباً دو سال کا عرصہ لگا لیکن اس کا تعاقب چرواہوں اور جنگلات کے حقوق کے قانون کی جمہوری اور اجتماعی روح کے مطابق کیا گیا۔

❖ ثبوت اور دستاویزات

ہماچل پردیش میں، لوگوں نے متعلقہ برادریوں کی تاریخی رسائی اور وسائل کے استعمال کو ثابت کرنے کے لیے واجب الارض (رسموں/ رواجوں کا ریکارڈ) کا استعمال کیا جس کے لیے وہ دعوے دائر کر رہے تھے۔ کرناتھو گرام سبھا میں، ثبوت کے لیے معاون دستاویزات کے طور پر، متعلقہ فاریسٹ ڈویژن (پالم پور) کی ایک پرانی ورکنگ پلان کی کاپی اور اینڈرسن کی 'فاریسٹ سیٹلمنٹ آف 1887' کی ایک کاپی بھی پیش کی گئی۔

❖ انتظامی اداروں کا کردار اور کام

یہ ہر گھر یا گرام سبھا کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ انٹر-ایس ڈی ایل سی اور انٹر- ڈی ایل سی(بین ضلعی) دعوؤں کو متعدد پلیٹ فارمز پر بھیجے، بلکہ یہ ڈی ایل سی کی ذمہ داری ہے۔ کانگڑا اور اس کے آس پاس کی چرواہ برادریوں نے جنگلات کے حقوق کے قانون کی قانونی دفعات کا استعمال کیا۔ قاعدہ 8 (ای) کہتا ہے کہ ڈی ایل سی کے کاموں میں سے ایک یہ ہے کہ 'انٹر ڈسٹرکٹ کلیمز کے حوالے سے دوسرے اضلاع کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنا ہے۔

❖ کمیونٹی جنگلات کے حقوق کا عنوان

سیاق و سباق میں چرواہ برادریوں کے حقوق کی نوعیت دو جہتی ہے - یہ کمیونٹی کی طرف سے منعقد کی جاتی ہے لیکن اس پر عمل انفرادی طور پر کیا جاتا ہے ۔ جاری کردہ عنوانات متعلقہ گرام سبھا کے تمام مستقل باشندوں کے نام پر تھے اور سب سے نمایاں طور پر اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ کمیونٹی فاریسٹ ریسورس ایریا میں خانہ بدوش اور چرواہ برادریوں کی موسمی رسائی اور استعمال کے حقوق کا گرام سبھا سیکشن 3(1) (d) اور (i) کے تحت احترام کرے گی۔ گرام سبھا اور اس طرح کی صارف کمیونٹیز ایکٹ کے سیکشن 5 کے تحت علاقے کے پائیدار استعمال کے لیے رسائی کو منظم کرنے کی خاطر مشترکہ طور پر اصول طے کریں گی۔ ◆